سفینہ نجات

فبروری ۱۹۰۲ م شوال المکرم ۱۳۱۹ھ

نمبر ۲ جلد ۵

رسائل اردو (۱۵۰)

سفینہ نجات

فبروری ۱۹۰۲م شوال المکرم ۱۳۱۹ھ

نمبر ۲ جلد ۵

رسائل اردو (۱۵۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بقیۂ طرح ماہ گذشتہ

نالہ کیا تو آگ کا پرکالہ ہوگیا

نارِ سقر کا خوف نہیں حشر میں ہمیں
حامی ہمارا جب وہ شہ والا ہوگیا

عاشق زلیخا یوسفِ کنعاں تھی فقط
شیدا زمانہ تیرا شہ والا ہوگیا

حاکی نہیں ہے خوف ہمیں روزِ حشر کا
حامی ہمارا جب وہ شہ والا ہوگیا

اسحق ـ جناب ڈاکٹر محمد اسحق خانصاحب از نہیل (علاقہ پٹیالہ)

کسکی نگاہِ مست پہ متوالا ہوگیا
کس ماہ رو پہ شیفتہ و والا ہوگیا

جب سے رسولِ پاک پہ آیا ہے دل مرا
دونوں جہاں سے رتبہ مرا بالا ہوگیا

روتا ہوں اسقدر تری فرقت میں یا نبی
آنکھوں میں میری ضعف سے اب جالا ہوگیا

قسمت میں گر نہ تھا دیدار کیا کریں
گو عرش سے بھی پار مرا نالہ ہوگیا

فرقت کی آگ سینہ میں ہرگز نہ دیکھئے
نالہ کیا تو آگ کا پرکالہ ہوگیا

تسکیں ہوئی ہے تربتِ والا سے مجھے
لب پہ گر دیکھو تو تبخالہ ہوگیا

دیوانے تیرے جاتے ہیں کس ذوق شوق سے
پروا نہیں ہے پاؤں میں گر چھالا ہوگیا

شرمندہ ابر ہے مرے رونے سے سامنے
آنکھوں سے منفعل مرے پرنالہ ہوگیا

دیکھا فروغِ دینِ نبی ایسا جل گیا
حسّادِ بدنہاد کا مونھ کالا ہوگیا

کسکو نہیں ہے غم میں ترے اے مہِ عرب
ہر وقت میرے دل کا یہ غم ہالہ ہوگیا

ہر شعر نعتِ پاک کا اسحق دیکھ لو
دل میں عدو کے بیٹھتے ہی بھالا ہوگیا

قلزم ـ جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب نائب مدرس مدرسہ اسلامیہ کیا مٹھوی

جب سے نبی کا جو متوالا ہوگیا
رتبہ فلک سے اسکا کہیں بالا ہوگیا

بھڑکی جو دل میں آتشِ عشقِ رسولِ پاک
نالہ ہر ایک آگ کا پرکالہ ہوگیا

جلوہ فگن جو صبحِ وصالِ نبی ہوئی
دیو شبِ فراق کا منہ کالا ہوگیا

ادنیٰ سا ہے یہ آپ کا اعجاز یا نبی
ٹھوکر سے زندہ مردۂ صد سالہ ہوگیا

ہجرِ رسول میں دلِ پُرسوز نے مرے
نالہ کیا تو آگ کا پرکالہ ہوگیا

لکھی جو میں نے مدح لبِ لعلِ مصطفےٰ
غیرت سے زرد رنگ رخِ لالہ ہوگیا

قلزم ولائے سرورِ کون و مکان سے
لبریز آرزو کا مرے پیالہ ہوگیا

غزل برق

رویا جو ہجرِ شہ میں تو سوئے عرب واں
مانندِ بحر اشک کا اک نالہ ہوگیا

تشبیہ کس سے دوں لبِ لعلیں شاہ کو
شرمندہ حسنِ رخ سے گلِ لالہ ہوگیا

عاشق ـ جناب منشی غلام محمد یسین صاحب بن محمد نواز صاحب شاگرد حضرت تجمل جلالپوری از نصیرآباد (خاندیس)

قرباں رخِ نبی پہ گلِ لالہ ہوگیا
سرو چمن فدائے قدِ بالا ہوگیا

کہتے ہیں سب مجھے کہ یہ متوالا ہوگیا
مست شرابِ عشقِ شہ والا ہوگیا

یاد آئی جب ترے گلِ رخسار کی بہار
ہر داغ دل کا رشکِ گلِ لالہ ہوگیا

اعجازِ لعلِ لب کا ترے کیا بیاں کروں
اک دم میں زندہ مردۂ صد سالہ ہوگیا

فرقت میں اشکباری پہ آئے جو ہم کبھی
سیلاب اشکِ چشم کا اک نالہ ہوگیا

روزِ وصال نورِ خدا ہو نہ کیوں کہوں
ابتو شبِ فراق کا منہ کالا ہوگیا

حاکی ـ جناب شیخ محمد نظام صاحب چشتی فاروقی مجددی ساکن ضلع ہانسی

جس وقت میں نے وصفِ پیمبر رقم کیا
حاسد کا جل کے رشک سے منہ کالا ہوگیا

فیضِ جنابِ احمدِ مرسل سے لندنوں
بزمِ سخن میں رتبہ مرا اعلیٰ ہوگیا

سوزِ غمِ نبی کا اثر ہے یہ ہمدمو
نالہ کیا تو آگ کا پرکالہ ہوگیا

تعظیم خار دشت مدینہ کیواسطے
پانوں میں سرنگوں کے ہر چھالا ہو گیا
وصف قد رسول خدا سے شرف بڑہا
عاشق ہمارا مرتبہ کیا بالا ہو گیا

عاشق - منشی محمد بخش مصطفے آبادی سوداگر برہانپور

اونچا جو ہجر شہ میں کوئی نالہ ہو گیا
جا کر فلک پہ آگ کا پرکالہ ہو گیا
ہجر نبی میں آہ شرربار کی ہے جب
ہر نجم ردی چرخ پہ تبخالہ ہو گیا
کیوں چشم سرگین نبی سے کٹیں نہ عجز
خنجر ہر ایک آنکھ کا دُنبالہ ہو گیا
رویا جو میں خیال لب لعل شاہ میں
ہر داغ میرے دل کا گل لالہ ہو گیا
رونمیں یاد قامت سلطان دیں جو میں تھی
اونچا کہیں فلک سے میرا نالہ ہو گیا
سوز تب فراق سے یہ جسم جل اُٹھا
نالہ کیا تو آگ کا پرکالہ ہو گیا
آتش وہ ہے جسم میں ہجر نبی کی ہر
نالہ کیا تو آگ کا پرکالہ ہو گیا
ہے دس برس سے عشق قد مصطفے مجھی
میرا نہال آرزو دہ سالہ ہو گیا
ہم صبح ہوتے ہوتے مدینہ پہونچ گئے
اپنی شب فراق کا منہ کالا ہو گیا
مضامیں سکے خال مصطفے کا وصف
غیرت سے جلکے شب کو عدو کالا ہو گیا
ناچیز ہوں مگر ہوں شہ کا مدح گو
کیا بات ہے کہ رتبہ مرا بالا ہو گیا
ہندوستاں سے جا بسینگے اس سال طیبہ ہم
عاشق جو ہمیہ لطف شہ والا ہو گیا

فرحاں - جناب شیخ عبد الرسول صاحب خطیب وصدر مدرس مدرسہ ہندوستانی تعلقہ پوسد ضلع باسم تلمیذ جناب مولوی محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز

ہجر رسول پاک کے انسو سے اندر دل
سینہ ہمارا رشک گل لالہ ہو گیا
میزان عدل وگور و رد ملیطر ہے
حامی مرا ہر اک جا شہ والا ہو گیا
لکھی غزل وہ مدحت شہ کان شاہ میں
ہر شعر جسکا بہر عدو بھالا ہو گیا

کلام طرح ماہ حال

مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا

اعجاز - ابو الاحسان جناب منشی محمد عبد القادر صاحب چشتی صابری فدا شاہی بھروچی شاگرد حضور حسان الہند

اگر ہو جائے موزوں وصف تیرے روئے انور کا
ہو پیدا رنگ مضموں میں گل باغ مطہر کا

نظارہ ہو اگر یہ دل میں رو ئے ہمیشہ کا
ستارہ بر سر عرش بریں چمکے مقدر کا
مرے دلمیں ہے نقشہ آپکے روئے منور کا
مرے سر میں ہے سودا آپکی زلف معنبر کا
قلم ہے شاخ طوبیٰ کا لیے وصف قد احمد
ورق ہے بہر مدح روئے شہ خورشید محشر کا
نہیں ثانی ہے صدق و علمیں آل و اصحابوں
ابوبکر و عمر عثمان ذوالنورین حیدر کا
دربار قاب کل پر رہے اپنا قدم ہم کر
ملا آگے اک قدم سرکا نہ پہونچی اک قدم سرکا
کیا ہے ضبط نالوں کو فراق شاہ میں ورنہ
اگر نکلے تو ہو جائے کلیجہ موم پتھر کا
آئی مدح خوانی رسول اللہ کا صدقہ
مجھے رکھنا مقلد حشر کے دن اپنی چادر کا
سراپا ہے شہنشاہ امم جتنا کہ ہے موزوں
نہ وہ قامت ہے طوبیٰ کا نہ وہ قد صنوبر کا
لب و دندان محبوب الٰہی کا ہے کیا کہنا
جلا لعل یمن کو دی ٹہایا آب گوہر کا
مقابل ہوتے ہی لو دریتیم داغ شہ دیں کے
اُتر کے آج چہرہ زرد ہو کر رہ گیا زر کا
زمیں پر جسگھڑی نقش کف پائے نبی چمکا
فلک پر پھر گیا منہ شرم سے خورشید خاور کا
وہ از خود رفتہ مجھکو وحشت دل نے بنایا ہے
نہ باہر کا رکھا ہے اور نہ رکھا ہے مجھے گھر کا
لب معجز نمائی شہ اگر اعجاز دکھلائے
زباں کے ساتھ دل ٹھیل پڑے ایک ایک کافر کا
تمہارے سایہ ابر کرم نے یا رسول اللہ
اتار آب کیا گرمی خورشید محشر کا
شروع فصل گل میں رنگ عشق شہ وہ لایا ہے
لباس جلد خاکہ ہے مرا رخت مشجر کا
جو ہے نعلین بردار اور جو ہے جاروبکش تیرا
وہ ثانی ہے سکندر کا تو وہ ہمسر ہے قیصر کا
فقیروں بادشاہوں کا توئی حلال مشکل ہے
توئی حاجت روا یا شہ ہے محتاج تونگر کا
تصدق جائیے سو جاں سے اپنے پیر و مرشد کے
کہ چھینٹا ابر رحمت کا ہے چھینٹا جسکے ساغر کا
کنیز کی جاہ ہے اپنی تجمل ہے غلام اپنا
زہے اعزاز اعجاز الطاف پیمبر کا

الم ج - ابو الفخر جناب نواب محمد شوکت علیخانصاحب رئیس مراد آباد شاگرد حضور حسان الہند مدظلہ العالی

بندھا ایسا سماں تحریر حمد رب داور کا
صریر کلک نعرہ بھر اٹھی اللہ اکبر کا
سحر کو باغمیں وہ جھومنا سرو و صنوبر کا
وہ بانگ قمریاں میں زمزمہ اللہ اکبر کا
سمہ و خورشید دو نقطے ہیں تیری صنعت کے
دو ورقہ ہے زمین و آسمان قدرت کے دفتر کا
تیری ہی یاد میں مصروف سب گبر و مسلماں ہیں
توئی مسجود کعبہ کا توئی معبود مندر کا
سما دل میری آنکھیں ہی فرقت میں کہاتی ہیں
گرجنا ابر باراں کا تڑپنا برق مضطر کا
مدح حمد خدا اے رج کبھی تمسے نہ طے ہو گی
چلو در وازہ کھولو گلشن نعت پیمبر کا

جبھی سے ہو نہ عروس فلک کا گھونگٹ مرے سر کا
ہوا عقد ثریا جھوم کر قربان جھومر کا

نہیں تلوار کا زخمی نہ میں گھائل ہوں خنجر کا
مرے دلبر پڑا ہے تیغ ہجر شاہ کا چرکا

شہید تیغ ابرو سے شہنشاہ دو عالم ہوں
کفن بھی چاہیئے میرے لئے دامان خنجر کا

پریشاں حالی و خیرہ سری سب تنگئی میری
مجھے سودا ہوا جب سے تری زلف معنبر کا

قیامت میں وہ دیکھیگا خدائے دو عالم کو
ہوا بیدار دنیا میں جسے روئے پیمبر کا

وہ بلبل ہوں ہرا کرتا ہوں نغمہ نعت سرور کے
ہر اک داغ جگر نے رنگ اڑایا ہے گل تر کا

ثنا پر در دنداں ہم لکھ سکے اے ایرج
مکاں جنت میں پایا اسکے بدلے ہم نے گوہر کا

از جناب حکیم سید برہان الحق صاحب رئیس مراد آباد شاگرد حضور حسان الہند

رہا سیلاب گو میں عمر بھر ہمدم جہاں بھر کا
مگر افسوس دیکھا آج تک روضہ نہ سرور کا

ثنا خواں ہوں رسول پاک کے روئے منور کا
ستارا اوج پر ہے ان دنوں اپنے مقدر کا

بجائے طائر جاں حیف پہونچا دے مدینہ کو
مری عرضی وہ لیجائے مقدر ہے کبوتر کا

جو سنلے دہر میں تعریف حسن مصطفیٰ کی
ابھی پڑھنے لگے کلمہ برہمن بھی پیمبر کا

قدمبوسی سے تیرے جب مشرف ہو گیا شاہا
پسند آئینہ سینے کو ہوا مہر منور کا

قناعت اور توکل نے ہمیشہ دستگیری کی
مجھے قسمت نے دکھلایا نہ دروازہ تونگر کا

فراق شاہ میں یہ اشک خوں جاری ہوئے میرے
رگ یاقوت احمر بنگیا ہر تار بستر کا

رہائی کا ازل کے ہے یہی سامان محشر میں
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوئے پیمبر کا

انس - ابو المضامین - جناب منشی محمد عبد الرحیم صاحب چشتی صابری جہانگیر شاہی بھڑوچی از افخر التلامیذ ابو الاحسان حضرت اعجاز مدظلہ العالی و دام فیضہ

لکھا وصف مطلع میں رخ رنگین سرور کا
فلک پر رنگ پھیکا پڑ گیا خورشید خاور کا

نظارہ ہو تو ہو رویا میں شہ کے روئے انور کا
نظر آئے تو آئے خواب میں جلوہ پیمبر کا

ازل سے ہوں میں مجنوں لیلی زلف پیمبر کا
نہ جائیگا نہ جائیگا کبھی سودا مرے سر کا

غلامان نبی سے پست رتبہ کیوں نہو ولی
جم و اسکندر و کیخسرو و فغفور و قیصر کا

جو دیکھی اک جھلک روئے مصفا شہ کی
تو حیرت افزا ہو ہر دیدۂ حیران سکندر کا

فدائے حسن محبوب خدا ہے مردم دیدہ
ان آنکھوں میں تصور کیوں نہو روئے پیمبر کا

کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
جو رتبہ ہے ابابکر و عمر عثمان و حیدر کا

لکھوں جب وصف محبوب خالق کا کہ لکھا ہے
سیاہی آب کوثر کی قلم جبریل کے پر کا

زیارت خواب میں کی طاق ابروئے شہ دیں کی
ثواب اے دل مجھے حاصل ہوا ہے حج اکبر کا

خیال چشم مست شاہ رہتا ہے مجھے ہر دم
کہیں پھر لوگ متوالا نہ کیوں مجھکو پیمبر کا

ہوئے ہم جبہ سا ایسے در محبوب یزداں پر
نہ دہلیز مبارک سے ہمارا سر کبھی سرکا

مدینہ میں رہوں تا زیست لیکن بعد مرنے کے بھی
خدایا جائے مدفن ہو تو ہو کوچہ پیمبر کا

غضب ہے قہر ہے آفت ہے رہنا ہند میں مجھکو
قیامت ہے تڑپنا ہجر شہ میں قلب مضطر کا

مے حب نبی سے میں ہوں سرشار کچھ ایسا
خیال آئے مجھے یارب کبھی گھر کا نہ باہر کا

مرے سر پر ہے سایہ دامن محبوب یزداں کا
مجھے کیا غم ہے اے واعظ گرمی خورشید محشر کا

نہو اپنی غزل میں شعر کیوں ہر ایک برجستہ
لکھا کرتے ہیں ہم ہر لحظہ وصف ابروئے سرور کا

نہو کیوں نذر نعت نبی کا سر جدا تن سے
بنے اسکے حق میں صفائے ابرو شستہ دار خنجر کا

مجھے اے انس فدا احسان شہ میں حاصل ہے
صلہ اللہ خود دیتا ہے مجھکو نعت سرور کا

غزل دیگر

رقم ہے وصف مطلع میں سر روضہ جھومر کا
یہ مطلع بھی ہے طرہ مطلع خورشید خاور کا

ازل میں جب کھنچا نقشہ قد موزون سرور کا
تو نقاش ازل خود ہو گیا شیدا پیمبر کا

ہوا جب جلوہ شاں کونین میں جلوہ پیمبر کا
لگا دھبہ قمر میں پھر گیا منہ مہر انور کا

خدا کی قسم یہ شیدا کیوں نہو یا سرور عالم
خدا خود آپ شیدا ہے تمہارے روئے انور کا

نکھر کر یوں دُر دندان شہ کا وصف کہتا ہے
یہ مضموں موتی عروس طبع کے جھومر کا

بجا دو انکا جو حسرت کی شفاعت کا قیامت میں
تو کانپا بید لرزاں کی طرح میدان محشر کا

تر و تازہ نہ کیوں ہو گلشن داغ جگر میرا
برستا ہے مدام ابر کرم میرے پیمبر کا

ہوئے ہیں دنگ سنکر میرے نغمے طائر جنت
میں ہوں وہ بلبل خوش لہجہ بستان پیمبر کا

دکھایا خواب میں دیدار مجھکو مرے حضرت نے
مری آنکھوں میں نقشہ کھب گیا روئے پیمبر کا

تمہارے نام پر شیدا ہوا ہوں یا نبی جب سے
مزا آنے لگا ہر بات میں قند مکرر کا

نہ پہنچایا نہ پہنچایا مجھے روضہ پہ حضرت کے
برا ہو اس مقدر کا برا ہو اس مقدر کا

گدائی ہو عطا یارب ترے محبوب کے در کی
نہ مجھکو چاہیئے شاہی نہ طالب تجھ سے ہوں زر کا

ہمارے جوش وحشت نے اڑائیں دھجیاں ایسی
نہ رکھا تار ثابت ایک بھی دامان محشر کا

خدا کے فضل سے ہم انس کہتے ہیں کلام ایسا
پھڑک جاتا ہے دل محفل میں سنکر ہر سخنور کا

ایجاد - جناب منشی محمد عباد اللہ خانصاحب مراد آباد

الحمد ہے یہ اک حال میرا اور میرے سر کا
نہ میں کا نہ وہ سر کا نہ وہ سکر زمیں کا

در احمد سے سکر نے زمیں سر کی فلک سر کا
مگر میں جم گیا ایسا نہیں سکر زمیں کا

جو پھیلا نکہت سنبل تلک ہے چرچا سنبل تر کا
یہ وہی فیض ہے تشبیہ گیسوئے معنبر کا

ترے روضے کے گنبد پر شہا یہ صدقے ہوتا ہے
نہیں ہے گھومتا بیوجہ یہ چرخ مدور کا

لب شیریں کے ثنا خواں کو پلائے گا اگر ساقی
تو بادہ حوض کوثر کا ہو ساغر لعل احمر کا

ترقی پر ہے وہ اود و دہش سلطان ہاں غزل کے
اقل ہی بڑھتے بڑھتے مرتبہ پایا ہے اکبر کا

لب و دندان احمد کی صفت ایجاد کیا کیونکر
یہ سلک غلطاں ہے وہ جوڑا لال احمر کا

اکسیر - جناب منشی محمد فیاض علی صاحب میر مشاعرہ مرادآبادی شاگرد حضور حسان الہند

تبسم لب تہ کے آگے رتبہ کیا ہے عنبر کا
کہیں افضل پسینہ عطر سے ہے جسم اطہر کا

نہ تھا سایہ ہی جب پیدا تن محبوب داور کا
تو پھر طوبائے جنت کیسے ہو سکے لبر کا

ہے صورت والضحیٰ کی وصف میں قرآں سے ثابت ہے
ثنا خواں ہے خدا خود آپ کے روئے منور کا

پیمبر گو ہوئے پیدا ہزاروں دار فانی میں
ہوا کوئی نہ لیکن رتبہ میں انکے برابر کا

جلائے مردے عیسیٰ نے تو اسکا فخر ہی کیا ہے
یہ اک ادنیٰ کرشمہ ہے غلامان پیمبر کا

نہ دو طعنہ جو قسمت سے نہ پہونچا میں مدینہ میں
مٹانے سے نوشتہ مٹ نہیں سکتا مقدر کا

یہی قسمت سے اپنی ہر گھڑی میں شکوہ کرتا ہوں
نہ دکھلایا الٰہی آج تک تو نے روضہ مجھکو سرور کا

وہ پتھر جسپہ اپنا پائے اقدس آپ رکھ دیتے
ابھی پاتا شرف وہ سنگ اسود سے مقدر کا

فقیر آستان شاہ دیں ہوں مجھکو کیا پروا
مرے رتبہ کے آگے ہیچ رتبہ ہی تونگر کا

نہ کشتی نوح کی طوفاں سے لگتی کنارے پر
سہارا گر نہوتا ناخدا اپنے پیمبر کا

خطا آدم کی جسنے بخشوائی حق تعالیٰ سے
زمانہ جانتا ہے وہ وسیلہ تھا پیمبر کا

محمد مصطفےٰ کے لطف کا دریا ہے وہ چوڑا
کہ جسکے آگے کچھ رتبہ نہیں ساتوں سمندر کا

برہمن روضہ احمد کبھی گر خواب میں دیکھے
بتوں کو توڑ کر پھینکے نہ لیوے نام مندر کا

سیہ کاران امت کو بچائیگا جہنم سے
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوئے پیمبر کا

جو شان احمد مختار میں کرتا ہے گستاخی
رہیگا بنکے کتا بھی نہ وہ ہرگز کسی کا

فلک پر چاند دو ٹکڑے کیا انگلی کے اشارے نے
یہ روشن معجزہ خلقت پہ ہے اس ماہ انور کا

عدو کی فوج کو گر کر جلا دیتا ہے اک دم میں
مگر برق تپاں جوہر تھا ادنیٰ انکے خنجر کا

بچا کر کجروی سے ہمکو سیدھی راہ پر ڈالا
نہ کیونکر ہو جئے ممنون اپنے اس رہبر کا

میں شیدائے مدینہ ہوں دیوانہ مجھے سمجھو
نہیں حاصل ہے دلمیں کوئی بھی میرے برابر کا

نہ جسکے پاؤں میں کانٹا چبھا ہو پوچھو کیا جانے
کہ کیا تکلیف دیتا زخم ہے شمشیر و خنجر کا

امانت - جناب منشی عنایت اللہ صاحب مرادآبادی شاگرد حضور حسان الہند

بڑا کھٹکا ہے مجھکو یا الٰہی مہر محشر کا
میرے سر پر ہو سایہ دامن آل پیمبر کا

لکھوں کیا وصف دندان مصفا پیمبر کا
اُڑایا رنگ ہر نقطہ نے اپنے آگے گوہر کا

رکاوٹ اپنے خامہ میں کچھ الجھن طبیعت میں
نہ کیونکر وصف لکھوں پیچ تری زلف معنبر کا

سر ہر کلک گلبانگ مسرت نکلی دیکھو
لکھا وصف تبسم تھا ذرا محبوب داور کا

جو کوہ طور پر دیکھا تھا جلوہ چشم موسیٰ نے
وہ پردہ اٹھ گیا تھا چہرہ محبوب داور کا

میری عرضی جو وہ بغداد تک لیکر چلا جاتا
بڑا احسان ہوتا مجھپہ شیرازی کبوتر کا

نہ رویا جو محبت میں قسیم حوض کوثر کی
اُسے ملنا بڑا مشکل ہے جام آب کوثر کا

کماں سے چھوڑ کر جب تیر ظالم نے کیا بیدم
اچھلکر رہ گیا ننھا سا دل پہلو میں اصغر کا

الم میں رنج میں آفت میں غم میں اور مصیبت میں
وسیلہ مجھکو کافی ہے حبیب رب اکبر کا

ستائے گرد راہی واصفان روئے احمد کو
کہاں ہے اے فلک یہ حوصلہ خورشید محشر کا

نکلجائے میرا دم پڑھتے پڑھتے کلمہ طیب
تو بگڑا کام بنجائے امانت مجھسے بے پر کا

امتیاز - جناب سید امتیاز علی صاحب رئیس مرادآباد شاگرد حضور حسان الہند

دعا یہ کر رہا ہے بال بال ہر اک مرے سر کا
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوئے پیمبر کا

ہوئی واللیل ہے نازل ستائش صفت گیسو میں
بیاں ہے والضحیٰ میں وصف پرنور روئے انور کا

بڑا اعجاز ہے کیا گیسوئے مشکین حضرت میں
کہ ہوتا ہے فدا ہر نافہ نافہ مشک اذفر کا

اثر تریاک کا ہے کاکل مشکین حضرت میں
نہیں ہوا اگر ہونگے تو سم ہو دور اژدر کا

ہے خاک پائے حضرت قدسیوں کی آنکھ کا سرمہ
ہلال ناخن پا چاند ہے نور رخ کے جھومر کا

پئے تفریح خاطر بھیجا گلچین قدرت ہے
بنا کر گلشن جنت سے گلدستہ گل تر کا

قد رعنا کے پرتو سے ہوا سر سبز گلشن میں
شجر سرو سہی کا اور شمشاد و صنوبر کا

زہے اعجاز دیتے ہیں اذاں سب ہی کلیسا
زبان برہمن پہ ذکر ہے اللہ اکبر کا

لکھوں حسن صفات کچھ آپکی شیریں کلامی کا
زبان کلک بھی چکھے مزا قند مکرر کا

یہ اعجاز حبیب حق ہے ظاہر بزم مدحت میں
کہ خوشبو عطر کی دیتا ہے مضمون سخنور کا

رقم کرتا ہوں جسدم مدحت خیر الانام والے
وضو کیواسطے لاتے ہیں قدسی آب کوثر کا

اقبال - جناب ساہو رام کنور صاحب رئیس لوہا گڈھ شاگرد حضور حسان الہند

کلیم اللہ سو لوٹی ہو انس زلف معنبر کا
سیہ فام عشق لٹکا کرتا ہے لبہائے پیمبر کا

نہ آدم کا نہ موسیٰ کا نہ عیسیٰ کا نہ یوسف کا
محمد مصطفےٰ کو ہے لقب محبوب داور کا

ہمارا طائر دل اڑ کے پہنچیگا مدینہ میں
ہر اک تار نفس جب کام دیگا اسکو شہپر کا

لب و دندان و خط شاہ کا کشتہ ہوں میں دل
نہ یاقوت و زبرجد کا نہ ہیرے کا نہ گوہر کا

ہمیشہ آتش عشق محمد ہی میں رہتا ہے
دل بیتاب میں پاتا ہوں میں عالم سمندر کا

تشنہ پیاسا ہوں میں شربت دیدار کا آہے
نہ تشنہ آب حیواں کا نہ زمزم کا نہ کوثر کا

جو سرشار شراب عشق احمد ہو وہ طالب ہے
نہ ساقی کا نہ بادہ کا نہ شیشہ کا نہ ساغر کا

ثناخواں ہوں لب شیریں محمد کی ملتی ہوں
نہ قند و شہد کا خواہاں نہ مصری کا نہ شکر کا

غلامان نبی کو جو دیا اللہ نے رتبہ
نہ جمشید و فریدوں کا نہ دارا و سکندر کا

مسلماں ہوں نہ ہندو ہوں
نہیں پابند مسجد کا نہ گرجا کا نہ مندر کا

حصار امن ہی اقبال ہے نام نبی مجھکو
بلاؤں کا نہ غم ہے نہ گردش چرخ ستمگر کا

اشرف - جناب منشی غلام نبی صاحب مراد آبادی شاگرد حضور حسان الہند

بہر سو ہے شفاعت کا وسیلہ ہی پیمبر کا
ثناخوان نبی ہوں مجھکو کیا غم روز محشر کا

سہارا بادبانکا ہی بہر سو ہے نہ لنگر کا
بچالو تم مری کشتی یہ کھٹکا ہے سمندر کا

صلہ میں نعت کے طالب نہیں مال و زر کے
خداوندا مجھے دیدار ہو تیرے پیمبر کا

بہت میں ناتواں ہوں کیسے پہنچونگا مدینہ میں
یہ موقعہ دستگیری کا ہے مشکل آل اطہر کا

یہ وہ گل ہے کہ جسپر پھول صدقے بلبلیں قرباں
نہیں ہے تیغ ابروئے نبی کا دلپہ جوہر کا

فرشتے جسگھڑی آئینگے مرقد میں کہونگا
خدا کا میں ہوں بندہ متی ہوں میں پیمبر کا

تو ہوگا بال بھر کھٹکا اسے پل پر قیامت کو
جسے ہاتھ آ گیا ہے سلسلہ زلف معنبر کا

ثنائے حضرت بدر الدجیٰ میں جب غزل لکھی
مرے مطلع سے مطلع گھٹ گیا ماہ منور کا

تصور آپ کے چہرہ کا دکھلاتا ہے مجھکو
کبھی خورشید تاباں کا کبھی ماہ منور کا

لب ... کے تصور میں ہیں ... لخت دل
میری آنکھیں خزانہ بن گئی ہیں لعل احمر کا

تری تقدیر میں اشرف اگر ہے ہند کی مٹی
تو پھر کیسے مٹائیگا لکھا اپنے مقدر کا

اخگر - جناب منشی محمد عبد القادر صاحب سوداگر چرم کیامٹی و سکرٹری محفل نقش سخن برادر زادہ و شاگرد رشید حضرت سعید سلمہ المجید کیامٹوی مدفیضہ

رقم ہو وصف یوں میں جو ابروئے پیمبر کا
تو اخگر مرے ہر شعر میں عالم ہو خنجر کا

نظارہ ہو مجھے پھر خال رخسار پیمبر کا
ستارا اوج پر آئے الٰہی پھر مقدر کا

اگر ہو یاد دل میں یاد سلطان دو عالم ہو
جو سودا ہو مرے سر کو تو ہو زلف معنبر کا

یہی ہے آرزو یارب ہو جبدم نزع کی حالت
رہے ورد زباں کلمہ شفیع روز محشر کا

گدائی کوچہ سلطان عالم کی ملے یارب
نہ طالب مال کا ہوں میں نہ خواہشمند ہوں زر کا

جسے کہتے ہیں طوبیٰ ہو وہ تیرا سایہ قامت
ہے خورشید جہاں پرتو ترے روئے منور کا

بلا سے رنج سے غم سے ہوا آزاد دنیا میں
مرا دل جب سے شیدائی ہوا زلف پیمبر کا

کریں نالہ جو ہم یاد قد دلجوئے احمد میں
ابھی ہو جائے سیدھا بانکپن سرو صنوبر کا

ہمارا غنچہ خاطر شگفتہ دم میں ہو جائے
نظارہ ہو اگر یارب گل روئے پیمبر کا

فرشتوں نے لحد میں جب کہا مجھسے آ کر
جواب انکو دیا میں نے کہ ہوں واصف پیمبر کا

نہ کیوں مشہور میری خوش کلامی ہو زمانہ میں
میں بلبل ہوں ازل سے گلشن نعت پیمبر کا

ابھی کہتا ہوا لبیک پہنچوں میں مدینہ کو
طلب کا گر اشارہ ہو شفیع روز محشر کا

نبی کی یاد فرقت میں دم گریہ زاری
جو ٹپکا آنکھ سے آنسو بنا قطرہ گوہر کا

تمنا ہے لکھوں میں صاحب معراج کی مدحت
خدایا ہو عطا مجھکو قلم جبریل کے پر کا

مرا بھی پیاس کی شدت سے دم ہونٹوں پہ آیا ہے
خدا کیلئے مجھکو بھی دو اک جام کوثر کا

ازل سے خضر بھی ہے تشنہ لب یا شافع عالم
تمہارے شربت دیدار رشک آب کوثر کا

لکھا کرتے ہیں ہم دن رات وصف ساقی کوثر
ہے اپنے ہاتھ میں اخگر قبالہ حوض کوثر کا

دل تیرہ نہ کیوں مثل قمر روشن ہو اخگر
تصور رات دن ہے آپ کے روئے منور کا

ثنائے ساقی کوثر سے اخگر تر زباں ہیں ہم
زباں ہے موج کوثر کی دہن ہے حوض کوثر کا

ابھی سب منکر دیں قتل بے تلوار ہو جائیں
لکھوں گر وصف اخگر خنجر ابروئے سرور کا

ہمیں کیا خوف ہو اخگر عذاب روز محشر کا
ہے اپنے ہاتھ میں دامن حبیب کبریا کا

میسر ہوگا کب نظارہ رخسار پیمبر کا
ستارہ اوج پر کب آئیگا یارب مقدر کا

ترقی پر رہے ہردم فضائے مدح پیغمبر
کبھی کم ہو نہ یارب مشغلہ نعت پیمبر کا

رخ روشن دکھایا شب کو آکر خواب میں
تہ دل سے نہ کیوں ممنون ہوں لطف پیمبر کا

خیال ابروئے محمد آگیا اخگر
دم تحریر جب سوجھا کوئی مضمون خنجر کا

نہ کیوں چمکے مثال نجم ہر اک شعر اونکا
لکھا ہے وصف میں جنے خال رخسار پیمبر کا

نبی کے روضۂ پر نور پر جانے نہیں دیتا
بتانے سے ہمیں کیا نقصان ہے چرخ ستمگر کا

اگر دل دے خدا تو شاہ والا تیری الفت دے
اگر سر دے تو سودا دے تیری زلف معنبر کا

چھپا نا دامن رحمت میں اپنے شاہ عالم
اتر آئے سوا نیزے پہ جب خورشید محشر کا

تمنا ہے علی مرتضی کے ہاتھ سے مجھکو
شہ عالم قیامت میں ملے اک جام کوثر کا

تمہارے قامت بالا کے آگے ہیچ ہیں دونو
ہے یکتائی کا دعوی جھوٹ شمشاد و صنوبر کا

نہ کیوں ہیں حافظ قرآن کہیں خلق خدا مجھکو
ازل سے شیفتہ ہوں مصحف رخسار سرور کا

خدا نے ہم گنہگاروں کو دوزخ سے بچانے کو
لقب بخشا محمد کو شفیع روز محشر کا

ذرا مانند موسی خلق کو بیہوش ہونے دو
نقاب الٹو رخ روشن سے تم یا شاہ و سرور کا

تمنائے زیارت میں ہے آنکھوں میں دم اٹکا
دکھا دو چہرۂ رشک قمر ہمنام مہر کا

سناتا ہوں غزل جب انجمن میں لوگ کہتے ہیں
چراغ اے اخگر خستہ ہے تو بزم سخنور کا

ازل سے شربت وصل نبی کے جو پیاسے ہیں
قیامت میں ملیگا انکو اخگر جام کوثر کا

سر محشر عدو انکی ہوئی تخفیف اے اخگر
دیا جب واسطہ میں نے شفیع روز محشر کا

رہا شوق ثنا خوانی اگر کچھ دن یہی اخگر
تو چھپ جائیگا دیواں بھی کبھی نعت پیمبر کا

غزل سوم

وظیفہ اسلئے کرتا ہوں قرآن مطہر کا
مجھے دیدار ہوتا خواب میں اخگر پیمبر کا

نظارا جب شب اسریٰ میں تھا خال پیمبر کا
چمک اٹھا ستارہ عرش اعظم کے مقدر کا

گل جنت کھٹکتا ہی مثال خار آنکھوں میں
خیال آتا ہے جب مجھکو مدینہ کے گل تر کا

ہوا نادیدہ وہ نوری بہر صورت لکھا پائے
صفائی قلب سے جسنے پڑھا کلمہ پیمبر کا

چھپالے منہ خجالت سے مہ منور ابر میں اپنا
سنے جب وصف مجھ سے آپکے روئے منور کا

کہینگے نفسی نفسی روز محشر جب پیمبر سب
کرم ہر ایک پر ہوگا شفیع روز محشر کا

میسر ہوگی کب تک آپکے در کی جبیں سائی
مٹیگا یا الٰہی کب لکھا میرے مقدر کا

ہے رتبہ میں کہیں بڑھکر دارا و سکندر سے
جو ہے ادنی غلام اے میر سوین آپکے در کا

اجل آنیکو ہے کل آج ہی آئے مگر پہلے
مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا

نہ جنت کی تمنا ہے نہ خواہش حور و غلماں کی
مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا

کریں تعظیم حوران جناں جاؤں جو جنت میں
اٹھالے سر پہ عنواں جانکر وصف پیمبر کا

نظارہ سے لب معجز نما کے شاد ہوں عیسیٰ
ہوں یوسف غش ہیں جلوہ دیکھکر روئے منور کا

ہوا سو جان سے شیدا ہوا سو جان سے مائل
تمہارے حسن زیبا کا تمہارے روئے انور کا

گناہوں کے سبب سے مجھکو ہر دم ہر گھڑی ہے دل
بڑا بھاری ہے کھٹکا ایسے کو نہیں محشر کا

ہمارا طالع خفتہ ابھی بیدار ہو جائے
دکھا دو خواب میں جلوہ اگر روئے منور کا

جو ہے عالم میں خورشید فلک کی روشنی اتنی
یہ پرتو ہے رسول اللہ کے روئے منور کا

غبار روضۂ اقدس کو کرتا صاف پلکوں سے
جو ہوتا میں مجاور آپ کی دہلیز اطہر کا

ابھی بحر گناہ سے پار ہو کشتی گناہوں کی
ملے اسکو سہارا گر شفیع روز محشر کا

نکالو لطف سے یا شاہ کون و مکاں اسکو
پڑا ہے ورطۂ غم میں سفینہ آکے اخگر کا

تو اے باد صبا کہنا یہ جاکر شاہ عالم سے
بلا لو ہند سے اخگر کو صدقہ آل اطہر کا

دل برق جہندہ بھی تڑپکر تلملا اٹھے
لکھوں میں حال اے اخگر جو بیتابی مضطر کا

جبیں سائی میسر ہو اگر دہلیز سرور کی
مٹے اخگر جو کچھ لکھا ہوا ہے بد مقدر کا

آتش - جناب منشی محمد عبدالحفیظ صاحب سوداگر پارچہ ہمشیرہ زادہ و شاگرد رشید حضرت اخگر۔

زہے وہ دل جسے ہو عشق اے آتش پیمبر کا
زہے وہ سر جسے سودا ہو گیسوئے معنبر کا

چڑھا ہے وہ نشہ مجھکو شراب عشق سرور کا
نہ کچھ تن کی خبر مجھکو نہ ہرگز ہوش ہے سر کا

مری بگڑی ہوئی بنجائے قسمت اے شہ عالم
اگر کرلوں نظارہ آپ کے روئے منور کا

دکھا دیں آپ یہ رویا میں اگر گیسوئے پرخم کو
نکل جائے نشہ کونین بل میرے مقدر کا

یہی ہے آرزو دل میں کہ جب منکر نکیر آئیں
مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا

مری آنکھیں بھی اک مدت سے مشتاق زیارت ہیں
نظر آئے مجھے بھی یا خدا جلوہ پیمبر کا

سوا نیزہ پہ جس دم آفتاب حشر آجائے
میرے سر پر رہے دامن شفیع روز محشر کا

الٰہی کب دل مضطر کا پورا مدعا ہوگا
الٰہی ہوگا کب پیش نظر جلوہ پیمبر کا

خدا وہ دن دکھائے جلد اب جاکر مدینہ میں
بنوں جاروب کش میں آپکی دہلیز اطہر کا

زلیخا ہوتی آشفتہ نہ ہرگز حسن یوسف پر
اگر وہ دیکھ لیتی اک نظر جلوہ پیمبر کا

تمنا کب ہے دولت کی نہ دارا کی نہ خادم
جناب سرور کونین کی دہلیز اطہر کا

کریں ٹکڑے جو دم بھر آپکے مہجور فرقت میں
ابھی ملنے لگے دشت و دل چرخ ستمگر کا

ہوں پھرتا جا بجا سو وحشت زدہ دیوانہ ہیں
ہوا ہے جب سے سودا آپ کی زلف معنبر کا

زباں پر آگیا نام محمد مصطفی جس دم
مزا ہونٹوں کو اے آتش ملا قند مکرر کا

احقر - جناب منشی محمد اسحٰق صاحب سوداگر کیامٹی نہ یا گودام شاگرد رشید حضرت اخگر دام عنایتہ ❋

یہی ارمان ہے کہ دل بیتاب مضطر کا / مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا

نہیں کچھ خوف ہمکو گرمی خورشید محشر کا / کہ ہوگا حشر میں سایہ مرے سر پر پیمبر کا

ستارا اوج پر کیوں ہو نہ پھر میرے مقدر کا / جو رویا میں نظارا ہو مجھے روئے پیمبر کا

اگر کرلے نظارا آپ کے روئے منور کا / ابھی غیرت سے چہرہ زرد ہو ماہ منور کا

خبر لو جلد اگر اے مسیحائے ماں اسکی / ہے اب بیمار فرقت آپکا مہمان دم بھر کا

سیاہی نامہ اعمال کی دھلکر مصفا ہو / اگر ابر کرم برسے شفیع روز محشر کا

ہے رتبہ میں کہیں بڑھکر وہ دارا و سکندر سے / جو ہے اے سرور کونین خادم آپکے در کا

حمایت پر اگر تم ہو تو پھر مجھ سے عاصی کو / بھلا کیا خوف ہو اے سرور کونین محشر کا

گنہگاران امت کیلئے محشر میں کیا کم ہے / سہارا اے شہ دین آپکی ذات مطہر کا

بھلا قطرہ بنے کیا روئے مصفا کے تقابل میں / کہاں ایسا ہے منہ خورشید کا ماہ منور کا

اٹھوں میں قبر سے جسدم بجائے نفسی نفسی کے / زباں پر اے خدا کلمہ رہے جاری پیمبر کا

نہیں ہے خواہش جنت مگر ہے آرزو اتنی / مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا

یہی ہے آرزو احقر کی جب ہو نزع کی حالت / زباں پر ہو رواں کلمہ شفیع روز محشر کا

ہوئی بیتابی دل دور میری اے حقر خستہ / نظارہ کرلیا جب خواب میں روئے پیمبر کا

ترا دیوان بھی چھپ جائیگا اگر وزاے احقر / رہا لطف اسطرح کچھ روز گر استاد اخگر کا

ارماں - جناب منشی دین محمد صاحب عرف چھٹکن انجینئ پارچہ باشندہ کیامٹی شاگرد رشید حضرت اخگر مدفیضہ

غزل میں وصف جب میں نے لکھا روئے پیمبر کا / مرے ہر شعر کو دعویٰ ہوا ماہ منور کا

غزل میں وصف لکھوں گر لب و دندان پیمبر کا / مرے مطلع کو حاصل مرتبہ ہو لعل و گوہر کا

منقش ہے ازل سے مصحف روئے پیمبر کا / وظیفہ اسلئے کرتا ہوں قرآن مطہر کا

نظارا کرلیا جس نے فروز سے روئے پیمبر کا / دماغ اسکا فروز سے ہے عرش ماہ منور کا

وصیت ہے بنے تربت مری محراب کعبہ میں / میں ہوں کشتہ خیال کعبہ ابروئے سرور کا

رہائی ہوگئی دام بلا سے سید عالم / تصور دلکو ہے جب سے تری زلف معنبر کا

نہ کیوں سوز غم فرقت سے پھر جلتا رہے ہر دم / دل مشتاق پروانہ ہے شمع روئے سرور کا

یہ سنتا ہوں جو آئے موت مسجد میں تو ہے جنت / عجب عالم ہے یہ دم [illegible] سر جدا کوئے پیمبر کا

لب و دندان سرور کے مقابل ہیچ ہے رتبہ / ادھر ارماں لعل کا یاقوت کا مرجاں کا گوہر کا

در نور خدا سے جاکے پیشانی رگڑ آتے / نشاں آئے ہم اے ارماں لکھا اپنے مقدر کا

فلک مجھ سے یہ صدمہ ہجر کا اٹھتا نہیں سکتے / دکھا دے تو خدا کیلئے روضہ پیمبر کا

سمجھ میں آئے تب معنی واللیل اذا یغشیٰ / خیال آیا مجھے جب آپ کی زلف معنبر کا

اگر واللیل کا کل تو رخ والشمس ہے ارماں / سراپا معنی تحقیق ہے جلوہ پیمبر کا

نہ کیسے شاعری پر اپنے ناز و فخر ہو مجھکو / خدا کے فضل سے ارماں ہوں شاگرد اخگر کا

انور ابو الفخر جناب منشی محمد حبیب اللہ صاحب سوداگر پارچہ کیامٹی شاگرد رشید حضرت اخگر مدظلہ ❋

ستارا اوج پر ہو یا خدا میرے مقدر کا / نظارا خواب میں ہو مجھکو رخسار پیمبر کا

نہ دولت کی تمنا ہے نہ خواہاں تجھ سے ہوں زر کا / بنا دے خالق عالم گدا کوئے پیمبر کا

دکھانا گلشن جنت بچانا نار دوزخ سے / الٰہی دے رہا ہوں واسطہ آل پیمبر کا

مرے رتبہ سے تجھکو کیا ہے نسبت حضرت واعظ / تو وارفتہ ہے حوروں کا میں دیوانہ پیمبر کا

نہ کیوں رتبہ میرا بڑھکر ہو دارا و سکندر سے / خدا نے مجھکو قسمت سے کیا خادم پیمبر کا

نہ کیونکر ناز ہو پھر ہمکو اپنی خوش نصیبی پر / شفیع المذنبیں جب سے لقب ہے پیمبر کا

قیامت میں جو ہوگی نامہ اعمال کی پرسش / تو دفتر سامنے رکھدونگا نعت پیمبر کا

یہی ہے التجا اے کبریا صبح و مسا میری / کہ مرتے دم میسر ہو مجھے کلمہ پیمبر کا

نہ آئیگی طبیعت میری حوران بہشتی پر / ازل سے شیفتہ ہوں زاہد روئے پیمبر کا

صداقت میں عدالت میں شجاعت میں سخاوت میں / نہ دیکھا ہمنے ثانی کوئی اصحاب پیمبر کا

مبارک ہو تجھی کو باغہائے خلد اے زاہد / مجھے ہے رشک گلزار جناں کوچہ پیمبر کا

نہیں کچھ فکر ہمکو گرمی خورشید محشر سے / ہمارے سر پہ سایہ ہوگا دامان پیمبر کا

یہی ہے آرزو دل کی میسر کاش ہو جائے / نظارہ دیدہ دلکو میرے روئے پیمبر کا

فضائے گلشن خلد ایک ادنیٰ سا نمونہ ہے / بیاں کیا ہو بہار گلشن کوئے پیمبر کا

مجھے اس ہند سے اب کے اگر تقدیر لیجائے / تو پھر ہرگز نہ آؤں چھوڑ کر روضہ پیمبر کا

مری طبع رسا کیسے نہ ہو بہتر کہ جبین [illegible] / لکھا ہے وصف میں نے خال رخسار پیمبر کا

تمنا دل کی برآئے ہو پورا مدعا انور / نظارا خواب میں ہو جائے گر روئے پیمبر کا

اگر سچ پوچھئے تو ہے یہ فیض حضرت اخگر / کہا تا ہوں جو انور اندنوں وصف پیمبر کا

اختر - جناب حکیم مولوی غلام احمد صاحب ایم اے ایم

مالک شفاخانہ احمدی و انجمن مہذب الاخلاق بھڑوچ شاگرد رشید ابو الاحسان حضرت اعجاز مدظلہ العالی

سر دیواں لکھا وہ وصف ابروئے پیمبر کا
کہ ہے مطلع میں جلوہ مطلعِ مہرِ منور کا

ترے گنبد پہ صدقے ہو رہا ہے گنبدِ گردوں
ترے روضہ پہ ہے قرباں دلِ خورشیدِ خاور کا

نہ ہوئے کیا مقابل نقشِ پائے سیدِ والا
فلک پر منہ نہ پھر جائے کہیں مہرِ منور کا

وہ عجبتی آبرو ہے یاد دندانِ شہِ دیں نے
نہیں آنسو ٹپکتے مینہ برستا ہے یہ گوہر کا

تفخر ہوں تفخر کا تحمل ہوں تحمل کا
تری مداحی سے یا نغمہ میں [illegible] کا

سہارا مجھکو میرے پیر و مرشد کا ہے دنیا میں
وسیلہ ہے قیامت میں حبیبِ ربِ اکبر کا

نہ کیوں ہو اختر قسمت پہ مجھکو ناز اے اختر
مرا استاد جب شاگرد ہے محمود اختر کا

ارمان - ابو الافتخار جناب منشی محمد ابراہیم چشتی صابری جہانگیر شاہی بھڑوچی شاگرد رشید ابو الاحسان حضرت اعجاز دام فیضہ و حضرت خواجہ حسین علیشاہ دام فیضہ

مجھے کیا خوف ہو واعظ عذابِ روزِ محشر کا
ثناخواں ہوں ازل سے میں حبیبِ ربِ اکبر کا

گدا ہے جو کہ دربارِ شہِ کونین کے در کا
وہ ہے ہمسر جم و کیخسرو و فغفور و قیصر کا

یہی ہیں تمنائے نگاہِ دیدۂ دل ہے
نظارہ ہو ہمیں بھی روئے پر انوار سرور کا

بسانِ غنچۂ گل حسرتِ دل کی کھلیں کلیاں
مدینہ سے اگر آجائے جھونکا بادِ صرصر کا

الٰہی مجھکو الفت ہو تو ہو روئے پیمبر کی
الٰہی مجھکو سودا ہو تو ہو زلفِ پیمبر کا

نہیں ہے آرزو یارب مجھے اورنگِ شاہی کی
گدا بنکر رہوں میں احمدِ مختار کے در کا

مجھے سوزِ فراقِ شاہِ دیں نے ایسا پھونکا ہے
دلِ سوزاں میں پیچ و خم ہے ہر اک گوشہ جگر کا

الم میں یاس میں مشکل میں آفت میں مصیبت میں
بھروسا فضلِ رب کا ہے وسیلہ ہے پیمبر کا

دمِ وصفِ رخِ محبوبِ یزداں چاہیے مجھکو
سیاہی دیدۂ مہ کی قلم جبریل کے پر کا

ور دندانِ شہ کی آبرو کی آب دیکھو تو
نہ یہ رتبہ ہے ہیرے کا نہ یہ رتبہ ہے گوہر کا

اگر شعلے زباں سے میرے نکلے وصفِ حضرت
بھرے دم تیغِ مریخِ فلک بھی میرے خنجر کا

نہ ہوگی تشنگی محشر میں بھی جامِ کوثر سے بھی
پیاسا ہوں میں یا رب شربتِ دیدارِ سرور کا

مشرف کر مشرف کر مجھے اپنی زیارت سے
ترے صدقے شہِ کونین صدقہ آلِ اطہر کا

مجھے کیا گرمیِ خورشیدِ محشر کا ہو ڈر واعظ
رہیگا سر پہ سایہ دامنِ لطفِ پیمبر کا

تڑپتے ہیں تپِ فرقت میں بیجان آ ہی ہم
ہمیں دیدار ہو یارب شفیعِ روزِ محشر کا

چلو ہندوستاں سے اب کے تم ارمان مدینہ کو
کہ آیا وقت بھی نزدیک ہے اب حجِ اکبر کا

اخرم - ابو المعظم جناب منشی محمد عبد الرحیم صاحب چشتی صابری جہانگیر شاہی بھڑوچی شاگرد رشید حضرت اعجاز

نظارہ ہو گیا جب شاہِ دیں کے روئے انور کا
چمک اٹھا ستارہ جیسے ایک ایک اختر کا

علیِ شیرِ خدا نے جب اکھاڑا بابِ خیبر کا
فلک پر قدسیوں نے غل مچایا اللہ اکبر کا

حلاوت کتنی ہے وصفِ لبِ شیریں احمد میں
مزا آنے لگا ایدل مجھے قندِ مکرر کا

مدینہ جاؤں گا اب کے مصمم قصد ہے اپنا
اگر ہو جائے کچھ بھی فضل ہم پر ربِ اکبر کا

بہے جاتے ہیں آنسو ہجرِ شہ میں ایک مدت سے
گماں ہے مجھکو اپنے دیدۂ تر پر سمندر کا

ہوتی گر میسر جبہ سائی آپ کے در کی
نہیں مٹتا نہیں مٹتا کبھی لکھا مقدر کا

خدا کے فضل سے کوسوں ہٹا ہوں [illegible]
رہِ طیبہ میں دم توڑا ہے یہیں بادِ صرصر کا

مری جنت مجھے پیر و مرشد طیبہ میں کیوں رکھے
ازل سے ہو گئیں سودائی تری زلفِ عنبر کا

خدا ازرعہ ہی میں یا نبی دکھلائیے جلوہ
کہ اس دنیائے فانی میں نہیں مہماں ہم ہیں دم بھر کا

کیا ممتاز مجھکو عشقِ آنحضرت نے دنیا میں
یہ مجھ پر فضل کچھ کم ہے مرے خلاقِ اکبر کا

نہ بلواتے ہیں حضرت ہی نہ طاقت مجھکو جانے کی
مری قسمت کی وہ گردش یہ چکر ہے مقدر کا

مجھے حورانِ جنت نے بہت دیکھا ہوگئے لیکن
میں وہ عاشق ہوں جس نے حضرت کے کبھی سر کا

معلّٰی ہر گھڑی رہتا ہوں میدانِ فصاحت میں
مری تیغِ زباں کا وار بھی ہے وار خنجر کا

بلایا لطف فرما کر مجھے اپنی زیارت کو
کرم ہے حال پر میرے حبیبِ ربِ اکبر کا

بھلا کس طرح اخرم آؤں منہ میں ایسے ویسے کے
مقابل ہوں مقابل کا برابر ہو برابر کا

الفت - جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب چشتی النظامی البشیر شاہی بھڑوچی سلمہ ربہ تلمیذ حضرت انس دام فیضہ

نظر آئے کسی صورت مجھے جلوہ پیمبر کا
بہت ابتر ہے یارب حال میرے قلبِ مضطر کا

اگر خامہ ملے الفت مجھے جبریل کے پر کا
تو بیشک وصف کچھ میں بھی لکھوں روئے پیمبر کا

نہیں ہے خوف واعظ مجھکو کچھ خورشیدِ محشر کا
کہ ہوگا سائباں دامن مجھے میرے پیمبر کا

گدائے سرورِ عالم کو منعم جانتا ہے کیا
نہیں وہ مرتبہ کیخسرو و جمشید و قیصر کا

دکھایا خواب میں دیدار بھی ہے تو بھی دکھلایا
کرم ہے لطف ہے احسان ہے میرے سرور کا

بھلا کیا رو برو مہرِ منور آپ کے آئے
کہ ہے وہ لیک ذرہ خاکِ نقشِ پائے سرور کا

نہ کیوں پھر ناز ہو مجھکو مرے اقبال اپنے پر
نظارہ خواب میں تو ہے جبینِ پیمبر کا

ابھی کچھ رو تے رو تے ہجر شب میں آنکھ جھپکی تھی — تصور نے مجھے دکھلا دیا نقشہ پیمبر کا
ضرور اپنی غزل میں ہو گا الفت بانکپن اچھا — لکھا کرتے ہیں ہم مضمون ابروے پیمبر کا

آتش - جناب منشی محمد عمر صاحب سوداگر پارچہ کیامٹی شاگرد حضرت کامل و جناب قلزم کیامٹوی

بلائیں دور ہوں کیونکر شہیر سے سر ابلو — ازل سے سر میں سودا تری زلف معنبر کا
یہی ہے التجا میری یہی ہے آرزو میری — مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا
عنایت کیجئے محشر میں لا اپنی رحمت سے — پیاسا ایک مدت سے ہے آتش آب کوثر کا
اگر سچ پوچھئے آتش تو یہ فیض کامل کا — جو لکھا وصف میں نے آج رخسار پیمبر کا

اظہر - جناب منشی احمد و عبد الرحیم صاحب سوداگر کیامٹی

رہے لطف و کرم یونہی اگر استاد کامل کا — پسند اہل سخن کو کیوں نہ ہو مضمون اظہر کا

انور - جناب منشی محمد عبد الرحمن صاحب باشندہ کیامٹی شاگرد حضرت خلیل سلمہ المجید تاجر کتب کیامٹی

نہیں طالب ہوں میں تجھسے خدایا مال و زر کا — فقط دیدار ہو مجھکو شفیع روز محشر کا
تصور میں رخ نیکوئے سردار دو عالم کے — نظارا کرتا ہوں منہ حیرت سے میں ماہ منور کا
یہی ہے مدعا دل کا یہی ہے التجا دل کی — مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا
نہ جائیگا مرے لب سے خیال سرور عالم — تعشق ہے مرے دل کو ازل سے روئے سرور کا
ہوئی تحریر جس دم سر نوشت عالم دنیا — قلم نے نام لکھا لوح پر اول پیمبر کا

ارمان - جناب منشی عبد الباری صاحب سوداگر بساط خانہ کیامٹی شاگرد رشید حضرت کامل و جناب قلزم

اگر پڑ جائے پرتو شاد کے روئے منور کا — خجالت سے ہو پھیکا رنگ خورشید منور کا
سوا نیزے پہ خورشید قیامت جسگھڑی آئے — الٰہی سر پہ سایہ ہو مرے دامان سرور کا
تمہارے روضۂ پر نور پر جانے نہیں دیتا — بگڑ تا کیا بھلا اسمیں ہے اس چرخ ستمگر کا
نہ خواہاں باغ جنت کا نہ طالب مال و زر کا ہوں — مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا
رہا کرتے تھے یوں تو مضطر و حیران ہی ارمان — نہ آیا چین اکدم جب خیال آیا پیمبر کا

اخضر - جناب منشی محمد عبد الرحمن صاحب کیامٹوی تلمیذ حضرت خلیل تاجر کتب کیامٹوی

نہیں کچھ خوف ہے مجکو عذاب روز محشر کا — نہاں ہے عشق اصل میں مرے محبوب داور کا
تصور میں جو ہے دل سے سردار دو عالم کے — نظارا کر لیا کرتا ہوں گلشن میں پیمبر کا
لکھیں مضمون ہو اعلی مرا صف محمد میں — ستارا اوج پر ہے ان دنوں میرے مقدر کا
فراق سرور عالم میں ہوں نیم جاں بلب یارب — کوئی پہلو نظر آتا نہیں دیدار سرور کا
سکندر اور دارا کرتے ہیں اس در کی دربانی — وہ بالا سب سے ہی رتبہ مرے سرکار کے در کا
نہ نکلا حوصلہ دل کا نہ آنکھوں کو نظر آیا — وہ رشک روضۂ رضواں حرم روضہ ہے پیمبر کا
نہ کچھ ہوتا اگر ہوتے نہ شاہ انس و جاں پیدا — حقیقت میں دو عالم میں اجالا ہے پیمبر کا
مقرر رحمت باری نزول اسجا پہ ہوتی ہے — کہ جس محفل کے اندر ذکر ہوتا ہے پیمبر کا
نہیں ہے خوف کچھ بھی پرسش عصیاں کا ہی اخضر — مجھے روز قیامت میں وسیلہ ہے پیمبر کا

غزل دیگر

خدا ہی مدح خوال آنحضر شفیع روز محشر کا — نہ کیوں ہو مرتبہ برتر شفیع روز محشر کا
ہو مجھسے وصف کیا آنحضر شفیع روز محشر کا — ثنا خواں جب ہے خود داور شفیع روز محشر کا
نہیں پیدا ہوا ہمسر شفیع روز محشر کا — ہے رتبہ عالی و برتر شفیع روز محشر کا
نہ بھولے تو زلیخا نام لے یوسف کا پھر ہرگز — اگر دیکھے رخ انور شفیع روز محشر کا
یہی ہے مدعا دل کا یہی ارمان ہے دل میں — مجھے دیدار ہو داور شفیع روز محشر کا
نہیں خواہاں ہوں دنیا کی میں مال و زر کا اک ذرہ — مجھے دیدار ہو داور شفیع روز محشر کا
نہ نکلا حوصلہ دل کا نہ بر آئی مراد دل — نہ دیکھا روضۂ اطہر شفیع روز محشر کا
یقیں ہے شرم سے پنہاں ہو تا بان خورشید — اگر دیکھے رخ انور شفیع روز محشر کا
سکندر اور دارا کرتے ہیں جس در کی دربانی — وہ ہے دربار عالی تر شفیع روز محشر کا

آثم - جناب حافظ حضور احمد خاں صاحب بریلوی

ازل سے میں تو عاشق ہوں نبی کے روئے انور کا — مجھے کچھ غم نہیں ہے گرمی خورشید محشر کا
ملے بوسہ مجھے یارب رسول اللہ کے در کا — نکلجائے یہ ارماں میرے دل بیتاب و مضطر کا
ہوا کوئی نہ ہوگا دہر میں شہ کے برابر کا — مکرم ہے رسولوں میں ہی محبوب داور کا
رہا کرتا ہوں میں شیدا ہی شہ کے روئے انور کا — نہ ہوگا تیز مرے روبرو خورشید محشر کا
رقم میں وصف کیا شاہا کروں روئے منور کا — مقابل ہو سکے یہ منہ کہاں خورشید خاور کا
میں شیدائے نبی ہوں خاص اک بندہ ہوں داور کا — زمانہ میں نہ نکلیگا کوئی میرے برابر کا
شب و روز و قت و عا یہ لگتا ہوں لگن کچھ میں پیارے — الٰہی خواب میں نظارہ ہو اس روئے انور کا
رہیگا ایک بھی عاصی نہ پیاسا دن قیامت کے — پلائیں گے محمد سب کو پانی حوض کوثر کا

دندانِ حضرت کی ثنا نے دی ہے یہ قدرت
اگر چاہوں تو اک دریا بہا دوں آب گوہر کا

خجل ہو جس سے اکثر مشک چین و عنبر سارا
بھلا پھر ہو سکے کیا وصف اُس زلف معنبر کا

بلا کر لیگئے جبریل کسکو پاس خالق کے
جہاں نہیں کون ہم رتبہ ہوا ایچرخ سرور کا

فراق شہ نے ایسا کیا ہے پر الم مجھکو
قیامت تک تھمیگا اب نہ آنسو دیدۂ تر کا

الٰہی جذبِ عشق شاہ لیجائے مدینہ کو
کہ ہوں مشتاق مدت سے ترے محبوب کے در کا

یہی ہے آرزو ملمیں مدینہ میں ہوں جا کر
در دولت پہ ہو جائے ٹھکانا میرے بستر کا

اگر تشبیہ دوں اُن گیسوؤں سے ہو خطا ثابت
کہ جنکے سامنے ہی پست رتبہ مشک و عنبر کا

فراق سرور دیں میں بہا ہو ہر وقت جب گریاں
مری نظروں سے گر جائے نکیوں رتبہ سمندر کا

مری تیغ زباں میں مدحت سرور سے صیقل ہے
جہاں نہیں کون ہے قائل نہیں جو اُسکے جوہر کا

الٰہی فضل سے تیرے قضا آئے مدینہ میں
ہو مرغ روح میں انداز گنبد کے کبوتر کا

بیاں کیا ہو سکے اعجاز کا ایسے فخر عالم
بکا کرنا شجر کا بولنا ثابت ہے پتھر کا

کیا کرتا ہوں میں مدح رخ پُر نور ہر ساعت
ستارہ اوج پر ہے ان دنوں میرے مقدر کا

مقابل اُس رخ پر نور کے کیا ہو سکے کوئی
کہ جسکے آگے ہو حیران آئینہ سکندر کا

لبوں کے وصف سے حاصل ہوئی ہے یہ حلاوت
کہ محشر تک نہ لونگا نام میں قند مکرر کا

ثنا لکھتا ہوں میں جسدم دُر دندان حضرت کی
گماں ہوتا ہے سبکو پھر تو ہر نقطے پہ گوہر کا

زمین گلشن رضوان کا دھوکا سبکو ہو جائے
پسینہ ٹپکے جسجا آپ کے جسم مطہر کا

کیا تھا ہمسری کا گیسوئے خوش رنگ سے دعوے
نہ ہوتا رنگ کالا کسطرح پھر مشک اذفر کا

محمد کے کف پائے منور سے مقابل ہو
جگر ہے یہ کہاں ای پیر گردوں مہر خاور کا

ثنا کرتا ہوں جب چشم و ابروئے محمد کی
زباں میں کاٹ پیدا ہو نہ کیوں پھر تیغ و خنجر کا

وہ رنگینی ہے ای رضواں رخ رنگین حضرت میں
کہ جسکے سامنے ہے رنگ پھیکا ہر گل تر کا

مجھے اپنو منو خاک در حضرت کی خواہش ہے
خدا کے فضل سے طالب نہیں دنیا کے زر کا

نہایت تنگ آیا ہوں بچا لو مجکو شیطاں سے
کہاں تک ظلم ای خالق سہوں میں اس ستمگر کا

کرم کی ہو نظر پھر خدا پہونچوں مدینے میں
بہت مشتاق یہ عاصی ہے شاہا آپکے در کا

تمنائے دل مضطر یہی ہے روز قیامت کے
ہو میرے ہاتھ میں اعدا من آل اطہر کا

غلامانِ غلام ان پانچوں کا ہو لیسی ملیں
محمد کا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

رقم وصف حبیب خالق اکبر نہ ہو آثم
میسر ہو ہی جائے گر قلم جبریل کے پر کا

اسحق۔ جناب ڈاکٹر محمد اسحق صاحب از لہیل +

دکھا دے یا الٰہی مجکو اب روضہ پیمبر کا
شنا دے مجکو یہ حسرت تصدق آل اطہر کا

گماں مطلع پہ ہے میرے کیوں نہ ہو خورشید خاور کا
کہ جسمیں ہے رقم اوصاف شہ کے روئے انور کا

لکھوں وہ نعت پاکیزہ ثنا ہو شاہ عالم میں
کہ ہو بشاش جس سے دل ہر اک غمدیدہ مضطر کا

پئے تحریر مدح خواجہ عالم مناسب ہے
سواد دیدۂ حور اور قلم جبریل کے پر کا

نہیں ہمرتبہ کوئی یا محمد تیرا عالم میں
یہی ارشاد ہے قرآں میں خلاق اکبر کا

علی شیر خدا داماد و ابن عم شاہ دیں
لقب ہے جسکا حیدر ہے وہی فاتح خیبر کا

وسیلہ ہے مجھے کونین میں ذات محمد کا
ثنا خوان محمد ہوں مجھے کیا خوف محشر کا

حقیقت کیا ہے اسکے سامنے کونین کی سرور
اثر بن جائے جب دیکھے کوئی اس قلب مضطر کا

ڈراتا ہے مجھے واعظ تو کیوں خورشید محشر سے
مجھے کافی ہے سایہ آپ کی رحمت کی چادر کا

مجھے جنت کھلے بنا ہی پایا تمنا جنت سے
فدائے کوئے احمد ہوں گماں ہو نہیں ایسی کا

نہیں تشبیہ قد شاہ عالم کے مقابل میں
عبث ہے نام لینا سرو و شمشاد و صنوبر کا

عجب خوشبو خدا نے دی ہے خاک پاک تربت کو
مگر جنت کا مکر اپنا ہے مشک و عنبر کا

خدا قایم رکھے عشق محمد کو مرے دل میں
بہت مشکور ہوں اللہ میں اپنے مقدر کا

عبث ضایع نہ جائیگی مری یہ گریہ و زاری
نتیجہ نیک ہوگا دیکھ لینا دیدۂ تر کا

مدیح صاحب لولاک محبوب خدا ہو نہیں
بنا ہوں اسلیئے ممدوح میں اک سخنور کا

ستائیگی مجھے کیا تشنگی یا گرمی محشر
بلائینگے مجھے بھر بھر کے حضرت جام کوثر کا

ترے گیسو کی نکہت نے معطر کر دیا عالم
نہیں لیتا ہے کوئی نام تک بھی مشک و عنبر کا

خدا نے کیا حلاوت دی ہے اس نام محمد میں
مزا آتا ہے اس سے میری جانکو شیر و شکر کا

ترے بن کون ہے فریاد رس ای رحمت عالم
سناؤں جا کے کسکو حال اپنے درد مضمر کا

لکھو عمر گرانمایہ نہ ہو غافل خدا سے تو
بھروسا کسکو ہے رہنیکا اس دنیا میں دم بھر کا

شہید خنجر مژگان ابروئے محمد ہوں
جنازہ پر برستا جائیگا انوار داور کا

ترا نام مبارک رات کو رو رو کے لیتا ہوں
یہی ہے حال فرقت میں ترے بیمار مضطر کا

اگر منظور ہے اسحق اپنی مغفرت تجھکو
ثنا خوان رہ ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

اکبر۔ جناب منشی محمد اکبر صاحب شاگرد حضرت برقؔ

نہیں خواہاں میں ہرگز اس جہاں کے مال اور زر کا
مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا

بلا شک ہم پہونچ جائیں مدینہ کی زمیں پر
چمک جائے ستارا گر مرے وارون مقدر کا

اگر بحر تلاطم سے جو غوطہ کھا کے ہم نکلیں
تو دو مسیحائی بیمار داغ قلب عصیاں کے دفتر کا

ل؎ یہ غزل غلطی سے بلا انتخاب طبع ہوگئی ۱۲

نہیں جانے دیا مجھکو شۂ والا کے روضہ تک
بھلا ہمنے بگاڑا کیا تھا اُس چرخ ستمگر کا

الٰہی وہ بھی دن ہوگا جو جاؤں ہند سے طیبہ
میں دیکھوں اپنی آنکھوں سے در روضۂ مطہر کا

میسر خاکپائے مصطفےٰ مجھکو اگر ہوجائے
بناؤں کحل میں بیشک محبتو دیدۂ تر کا

گنہگاران اُمت کی ہو سر پر سایۂ حضرت
سوا نیزے پہ جب سورج کھڑا ہوگا محشر کا

نہ کیوں خستہ دل اکبر کا شاداں ہو بھلا لوگو
ملا حامی اکبر یوم محشر حال مضطر کا

نہیں ڈر مرقد تاریک کا بالکل ہی اکبر کچھ
میں ہوں مداح حضرت کی شمیم زلف عنبر کا

بہجت ۔ جناب منشی محمد عبد الکریم صاحب چشتی صابری فدا شاہی الملقب بہ (ذو لطیفتین) بھڑوچی سلمہ ربہ شاگرد رشید ابو الاحسان حضرت اعجاز دام فیوضہ

رہا ہے اب نہیں کچھ خوف مجھکو روز محشر کا
وثیقہ خوب ہاتھ آیا مرے نعت پیمبر کا

بلند چمکا دو اختر یا نبی میرے مقدر کا
دکھا دو مجھکو بھی جلوہ جمال روئے انور کا

ازل سے ہوں میں عاشق قامت موزون سرور کا
مرے مرقد پہ ہوگا سائبان سایۂ صنوبر کا

مجھے وحشت ہو تو وحشت ہو یا دشت طیبہ کی
میں مجنوں ہوں تو ہوں مجنوں تری زلف معنبر کا

ادھر بھی اک اشارہ چشم الطاف و کرم کا ہو
ملے اب ساقی کوثر سے کوئی جام کوثر کا

ترا دست کرم وہ قلزم بذل و سخاوت ہے
در مقصد سے مالا مال ہے سائل ترے در کا

حرم میں سنگ اسود گو یوں ہی منسوب ہے
فزوں ہے مرتبہ ہر سے بھی طیبہ کے پتھر کا

نظر آتے اگر آئینۂ روئے شہ والا
تحیر میں رہے ہر دیدۂ حیران سکندر کا

ضیا نیر اعظم میں ہے کب جو نجم گردوں میں
ستارہ وہ چمکتا ہے تمہاری چھت کی جالی کا

نکھر کر موسم گل میں فلک کی چاندنی چھٹکی
مری تربت پہ کھلنا دیکھ کر پھولوں کی چادر کا

رہا سایہ وہ الطاف پیمبر کا مرے سر پر
چلا چکر نہ مجھپر ایک بھی چرخ ستمگر کا

برق ۔ جناب منشی محمد یحیٰ صاحب از گیا منی دام عنایتہ

نہ ہو غمگین اتنا دل تو سنکر حال محشر کا
وسیلہ ہے بھروسا ہے ہمیں اپنے پیمبر کا

جو کچھ تھا حال میرا وہ تو پہلے ہو چکا روشن
کروں پھر آپ سے میں کیا گلہ اپنے مقدر کا

ہوا ہے عشق پیدا دل کو جب سے اُس شہ دیں کا
اڑا جاتا ہوں یثرب کو کبوتر بنکے بے پر کا

رہیں تمکو مبارک حور و غلماں حضرت زاہد
مجھے دیدار ہو جائے شفیع روز محشر کا

میں جاؤں لیکے برق ہندوستاں سے جانب طیبہ
ستارا اوج پر آئے اگر میرے مقدر کا

رسول اللہ کی حق نے عجب صورت بنائی ہے
نہیں ثانی دو عالم میں کوئی محبوب داور کا

تمکین ۔ عالیجناب نواب محمد علی اکبر خانصاحب بہادر رئیس اعظم مراد آباد

ادائے نعت میں کب حوصلہ ہووے سخنور کا
ہوا آغاز ہی میں ختم سب مضمون ثناگر کا

گراں ہے نرخ از بس نعت کی انمول گوہر کا
اُٹھا ہے صرف بیعانہ میں سرمایہ سخنور کا

تپاں گریاں ہے غمگین روضۂ محبوب داور کا
رگ ابر بہاری بنگیا ہر تار بستر کا

فراق مرقد پر نور سے آنکھوں میں آنسو ہیں
گماں اشکوں کے قطروں پر ہے گوہر ہائے انور کا

جو تصویر لب و دندان اطہر میں کام آتے
تو ہوتا ماہ جلوہ رنگ لعل و آب گوہر کا

در انور پہ سیما سا ہے صبح شام مہر و مہ
طواف قصر عالی میں فلک مصروف چکر کا

غضب حضرت کا ہے وہ آگ جسکی ایک چنگاری
نہیں بجھنے میں آتی گو ٹپکے پانی سمندر کا

وہ باراں ہے کرم حضرت کا جسکا ایک قطرہ
بہائے چشمہ حیواں پلائے آب کوثر کا

تونگر ساری دنیا کا ہے محتاج در دولت
شہنشاہ ہفت کشور کا گدا ہے آپکے در کا

جو نور حب عالی سے منور شیشۂ دل ہو
بنے وہ جام جم کا اور آئینہ سکندر کا

ہو ختم نبوت سے یہ ثابت اہل دانش کو
نہ تھا پیغمبروں میں آپ سا محبوب داور کا

ہوا پر ہوکے لاغر خود اُڑونگا جانب طیبہ
نہ ہونگا نامہ پہونچانیکو منت کش کبوتر کا

ہو یوم حشر تک وہ سایۂ لطف سر تمکیں کے
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوئے پیمبر کا

حاذق ۔ مہتمم سفینۂ نجات دہلی

دماغ جان ہے خوگر بوئے گیسوئے پیمبر کا
کروں لیکر میں کیا مشک و عبیر و عطر عنبر کا

کہوں کس منہ سے نہ جاؤں مجاور میں ترے در کا
تمنا ہے بنوں خادم ترے در کے مجاور کا

نظر آ جائے جلوہ خواب میں روئے پیمبر کا
مٹے کھٹکا مرے دل سے الٰہی روز محشر کا

نہیں کچھ خوف ہمکو گرمی خورشید محشر کا
ہمارے سر پہ سایہ ہوگا الطاف پیمبر کا

ہے کسکی ملک میں جنت ہے مالک کون کوثر کا
سوا تیرے ملا کسکو لقب محبوب داور کا

بلایا کسکو پاس اپنے دیا یہ مرتبہ کسکو
کسے حاصل ہوا ہے اختیار اللہ کے گھر کا

خدا کے بعد یکتائی تجھے زیبا ہے یا احمد
قیامت تک نہیں ہوگا کوئی تیرے برابر کا

محمد مصطفےٰ صل علی کیا نام پیارا ہے
مزا اس نام اقدس میں ہے قند و شہد و شکر کا

میں بندہ ہوں خدا کا اُمت احمد ہوں خادم ہوں
ابوبکر و عمر کا حضرت عثمان و حیدر کا

لب کوثر جو دیکھونگا کہونگا اپنے مولا سے
عنایت ہو مجھے بھی کوئی ساغر آب کوثر کا

ستائے پیاس کی شدت میدان قیامت میں
الٰہی واسطہ دیتا ہوں میں ساقی کوثر کا

ترے اوج مراتب کو کوئی کسطرح سے پہونچے
ترے ادنی غلاموں سے ہے کم رتبہ سکندر کا

مرا پیغام مولا تک جو پہنچا دے تو پھر مجھ سے
لکھا لے اے صبا خط غلامی زندگی بھر کا

بوقت آخری مولا رخ زیبا دکھا دیجے
تمہارا عاشق بیمار اب مہماں ہے دم بھر کا

غزل دیگر اعجاز لہ

وہ ہوں میں بلبل خوش لہجہ گلزار پیمبر کا
مرے ہر نغمہ پر دل لوٹ ہے ہر اک سخنور کا

بہار آتے ہی لکھا وصف خلق پیمبر کا
گماں ہے ہر ورق پر تختۂ باغ معطر کا

نہیں ساون برستا یہ ہے نقشہ دیدۂ تر کا
بعینہ برق مضطر ہے نمونہ قلب مضطر کا

ہماری نغمہ سنجی ہر دو عالم سے نرالی ہے
کہ جسنے بلبل سدرہ کے بھی لپیر دیا پر کا

دم مدحت نہ کیوں ہر وعدہ کا آب ہو جائے
دم تقریر خود دم بھر رہا ہے تیغ جوہر کا

عروس نعت شاہنشاہ دیں کا ٹھاٹھ دیکھو تو
ہے رشک عقد پرویں چاند تارا جسکے جھومر کا

وہ ہے محسن سالک مرصع حسن روئے شہ
نہیں محتاج شانہ کا خواہاں نہیں طالب ہے زیور کا

دہن وہ درج جوہر ہے در مضموں حضرت سے
دل پر داغ گنجینہ بنا ہے لعل احمر کا

ہے یوں آئینہ قدرت میں شش کا عکس قد گویا
مقابل ہوں مقابل کا برابر ہوں ابر کا

زباں پانے لگی ہے ذائقہ نام محمد سے
لبن کا انگبیں کا شکر و قند مکرر کا

مسلسل یاد دندان محمد میں رواں ہو کر
مرے اشکوں کی لڑیاں بن گئیں اک ہار گوہر کا

تپ ہجر فراق روئے پر انوار حضرت میں
دل سوزاں لپٹ ہے وہم ہے لب ہے مجمر کا

مراد دل ہے کہ گھائل ہو مراد آپ کہ بسمل ہو
پڑا ہے وار ابرو تیغ ابروئے پیمبر کا

کیا وہ طوف میں نے روضۂ اقدس کا طیبہ میں
مرے چکر میں چکر پھر گیا چرخ بد اختر کا

ہوں ساجد میں اس درگہ مسجود اعلی پر
نہ سر سنگ در کا نہ سنگ در سے سر کا

کھینچیگے حشر کے دن بھی یہ ہم ساقی کوثر سے
ادھر بھی اک نظر ہو جائے صدقہ آل اطہر کا

جھکا دو ہاں جھکا دو آج تو یا ساقی کوثر
ازل سے ہوں میں پیاسا بادۂ گلگون اطہر کا

ترے در سے امیدیں میری یوں پوری ہوئی یا مولا
کہ اس کے سوا سائل نہ ہوں میں پھر کسی در کا

نہیں ہے خوف کچھ بھی امت محبوب یزداں کو
جہنم کا لحد کا نزع کا مرقد کا محشر کا

ہر اک مردہ لحد میں زندہ جاوید ہو جاتا
عیاں ہوتا اگر یہ معجزہ حضرت کی ٹھوکر کا

تغزل خود نبی ای اعجاز اب تیری جو تیکی
پھڑک اٹھتے نہ کیوں سن کے دل ہر اک سخنور کا

افضل - جناب منشی محمد خانصاحب ہلوی حال وارد اکولہ (برار) شاگرد راغب برہانپوری ۔

کیا ہے حق نے عاشق کسکا اپنے خاص دلبر کا
بنا ہوں میں گدا بھی کسکے در کا شاہ در کا

جو منہ اترا ہوا ہے صبح سے خورشید خاور کا
کہیں کیا دیکھ پایا جلوہ ہے روئے پیمبر کا

نہ خوف قبر ہے انکو نہ ڈر ہے روز محشر کا
پڑھا کرتے ہیں جو صبح مسا کلمہ پیمبر کا

الٰہی انکی مدت سے مری آنکھیں ترستی ہیں
دکھا دے روضۂ اقدس مجھے ختم پیمبر کا

مرے منہ سے نہ سنیے دم گفتار رنگیں پھول جھڑتے ہیں
یہ صدقہ ہے ثنا باغ وحدت کے گل تر کا

ملے درجہ شہادت کا خوشی سے قبر میں گذرے
اگر چلجائے خنجر حلق پر عشق پیمبر کا

پھر نہیں گو ہوا آوارہ کیوں مثل نسیم احمد
گدا تو مجکو خالق نے بنایا ہے ترے در کا

نہیں کھلتے یوں ہیں سر وصف رخ احمد
کھنچا ہے صاف نقشہ آفتاب صبح محشر کا

فراغ اس درد و رنج و غم سے مجھکو کہاں حاصل
ہے دل پر داغ میرے فرقت محبوب داور کا

تجلی در دندان شاہ دیں کے آگے
بہت ہی رنگ پھیکا ہو گیا ہے آب گوہر کا

کہاں کیسطرح سے میرا دامن دل ہو گیا ٹکڑے
ہوا ہے عشق جب سے مجھکو شک ماہ پیکر کا

جہاں میں نکہت زلف شہ کونین کے آگے
حقیقت کیا ہے تبہ کیا ہے کہو عطر و عنبر کا

تری نوک مژہ کی یاد آ کر شب فرقت
مرے دل میں جگر میں کام کر جاتی ہے نشتر کا

بر آئے آرزو برسوں کی پوری ہو تمنائیں
مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا

وسیلہ ملگیا ہے ہم گنہگاروں کی بخشش کو
ہمیں کھٹکا نہیں ہر گز حساب روز محشر کا

جہاں میں ہو گئی شہرت نہ کم صدقہ میں راغب کے
ترے قسمت ملا مجھکو لقب افضل سخنور کا

احسان - جناب منشی عبدالغفور صاحب تلمیذ راغب

شب فرقت خیال آ کے ابروئے پیمبر کا
بہا دیتا ہے جوں نہر ہمارے قلب مضطر کا

ازل سے مجکو شیدائی بنایا اپنے دلبر کا
ہوا ہوں شکر حسن منہ سے خدا کی ذات اطہر کا

ازل سے در غلامی کا نہیں ہے آج ہی بننے والا
میں شیدائی ہوں عاشق ہوں خدا کی خاص دلبر کا

تری فرقت میں سے ہجر میں دن رات یا احمد
دگرگوں حال رہتا ہے ہمارے قلب مضطر کا

خبر لو جلد حالت نزع کی ہے جان لب پر ہے
تمہارا عاشق صادق اب مہماں ہے دم بھر کا

ہزاروں کام بن بنکے بگڑ جاتے ہیں انسان کے
نہیں ہوتا ہے جبتک آخر تیرا مقدر کا

ہزاروں بلبل دل لاکھوں گل رو کیوں نہ ہوں قرباں
گلستان جناں سے بڑھ کے نقشہ ہے ترے گھر کا

پلائینگے ہمیں بھر بھر کے ہم ساقی کوثر
رہیگا دور ساغر روز محشر آب کوثر کا

ای احسان دیکھئے کیسی گذرتی ہے تن تن
ہمیشہ روز و شب سے خوف ہمکو قبر و محشر کا

انور - جناب فضل صاحب شاگرد جناب محمد عظیم خان راغب

لہ چونکہ یہ غزل الگ ورق پر نہیں تھی اسلیے پہلی غزل کے ہمراہ لکھنے سے رہ گئی

حقیقت کچھ نہیں رکھتا ہے طوفان سمندر کا
جہاں میں شور ہے گھر گھر ہمارے دیدۂ تر کا

مجھے کیا خوف روز حشر ہے عریانی سر کا
مرے سر پر ہے سایہ دامن الطاف حیدر کا

رلاتا ہے ہمیں تو دمبدم غم ہجر شبر کا
وہ منکر ہیں وہ مرتد ہیں جو دل رکھتے ہیں تہبر کا

پلادے مجھکو ایسا ساقی مٹا دو دل کی حسرت کو
میں خم آماں ہوں نہیں طالب ان الٹے ایک ساغر کا

مری ہے التجا یارب کہ پہونچوں میں مدینہ میں
میں جاؤں سر کے بل دیکھوں مزار پاک سرور کا

شہادت تھا وہ درجہ پائیگا اویس قرن
جو گھائل ہے ازل سے خنجر عشق پیمبر کا

جہاں میں جلوہ گر کیونکر نہو مہر سخن میرا
لکھا کرتا ہوں آنوز وصف شمسہ کے روئے انور کا

تجمل ۔ جناب حاجی الحرمین سید تجمل حسین صاحب چشتی نظامی فخری جلالپوری نزیل بمبئی مصنف نغمۂ روحی عرف مناقب اجمیری

ہوا جب دم بیان منبع الولی کی شان برتر کا
مچا غل خواجگان چشت میں اللہ اکبر کا

معین الدین چشتی دلربا ہے حق کے دلبر کا
دلارا مرتضیٰ کا لاڈلا شبیر و شبر کا

ہوا آنا جو سوئے کافرستان میرے رہبر کا
قدم پر انکے سر جھک جھک گیا ہر ایک خودسر کا

اسیکا جلوۂ مہر بدرا ہے نور گھر گھر کا
وہی اجمیر کا سورج وہی ہے چاند سنجر کا

بڑھی ہے سوز عشق خواجہ صاحب کی حرارت سے
کہ گرمایا ہوا رہتا ہے حجرہ قلب مضطر کا

مہ برج ولایت کا نظر آیا نہ ہو جلوہ
سحر سے ہی جو منہ اترا ہوا مہر منور کا

ہوا کرتا ہوں میں مسرور جام فیض خواجہ سے
پیا کرتا ہوں گھر بیٹھے ہوئے ساغر مقدر کا

میں جب آستان جا کر انکے در پر بیٹھ جاؤنگا
نہیں چلنے کا کوئی داؤ پھر چرخ ستمگر کا

خوشی ایسی ہوئی ہے دولت دید خواجہ سے
ہوا ہے دسترس گویا خزانہ ہفت کشور کا

گرا اس طرح پھر سجدہ پہ خواجہ صاحب کے
نہ میں اٹھا اٹھائے سے نہ سر میرے سر کا

خبر لے اے مسیحا دم کہ ہے وقت خبرگیری
لبوں پر دم ہے ٹھیرا اور مہماں ہوں میں دم بھر کا

معین بیکساں تو ہے شہ ہندوستاں تو ہے
غریبوں بیکسوں کو آسرا ہے تیرے ہی در کا

بسر ہوتی ہے راہ فقر میں عمر اسی راحت سے
نہ تکیہ کا ہے خواجہ والوں کو کچھ غم نہ بستر کا

نہ کیونکر دیکھکر حیرت میں پیران کرام آئیں
مقام خواجہ صاحب ہے مقام اللہ اکبر کا

برائے خواجہ عثمانؓ معین الدین اجمیری
دکھا دے جلد جلوہ مجھکو اپنے روئے انور کا

مئے توحید سے سرشار ہیں خواجہ کے متوالے
یہاں کچھ کام ہے خم کا نہ شیشے کا نہ ساغر کا

ہوئی کافور ظلمت کفر کی دین ہدیٰ چمکا
جو نکلا خطۂ اجمیر میں خورشید سنجر کا

مہ ہندوستاں کے ہجر میں یہ بیقراری ہے
چمکنا بجلیوں کا ہے تڑپنا قلب مضطر کا

تو دلدار پیمبر ہے تو محبوب الٰہی ہے
تو جان فاطمہ ہے تو ہی جلوہ چشم حیدر کا

مٹا دیگا خودی کو دل سے رنگ بیخودی میرا
چڑھا ہے مجھکو نشہ بادۂ عرفان مہر کا

بہا کر بمبئی سے مجھکو تا اجمیر لیجائے
یہاں تک تو رواں دریا ہو اشک دیدۂ تر کا

گدائی نے تری یوں سربلندی مجھکو بخشی ہے
جھکاتا ہے سر آگے مرے سلطان ہفت کشور کا

شہید قد خواجہ نامے کرنیوالے ہیں اکدن
بپا اک روز ہونیوالا ہے ہنگامہ محشر کا

تجمل گر دکھا دیں چاند سا چہرہ مرے خواجہ
کتاں سا ٹکڑے ٹکڑے ہو جگر ماہ پیکر کا

تجمل طالب دیدار ہوں میں اور دیوانہ
رخ خورشید جیلاں کا جمال ماہ سنجر کا

ثاقب ۔ جناب منشی جان محمد صاحب شاگرد ماہتاب سپہر فصاحت آفتاب برج بلاغت عالیجناب مولوی محمد فقیر الدین صاحب آصف چشتی النظامی ✤

مرے سر پر ہو نہیں سایہ اگر فضل داور کا
تو ہوگا وصل کوئی شب شفیع روز محشر کا

وظیفہ رہتا ہے آٹھوں پہر نام پیمبر کا
زبانکو پڑ گیا لپکا شفیع روز محشر کا

تڑپنا لوٹنا ہو دور مرغ جان مضطر کا
میسر وصل ہو یارب شفیع روز محشر کا

نہ پوچھو حال کچھ یارو ہمارے قلب مضطر کا
ہوا ہے عشق جسدن سے شفیع روز محشر کا

کہیں تابندہ ہو اختر مجھ عاصی کے اختر کا
میں دیکھوں چاند سا چہرا شفیع روز محشر کا

سر ہو خوف زندان الم کا کچھ نہیں مجھکو
میں ہوں سودائی گیسوے شفیع روز محشر کا

نکالوں حسرتیں دل کی تمنا پوری ہو جائے
اگر ہاتھ آئے سنگ در شفیع روز محشر کا

ضلالت کفر کی سب ہو گئی کافور دم میں
قدم آیا جہاں میں جب شفیع روز محشر کا

میں یوں آؤں ترے آگے الٰہی دن قیامت کے
ہو دامن ہاتھ میں میرے شفیع روز محشر کا

اس عالم سے چلا یونہی میں دل میں حسرتیں لیکر
نہ وصل اکدن ہوا مجھکو شفیع روز محشر کا

ادا کیا شکر ہو اسکا کریں حمد کس منہ سے
مجھے وصف کیا حق نے شفیع روز محشر کا

مبارک تجھکو ہو گلزار فردوس بریں زاہد
ہمیں تو چاہیے کوچہ شفیع روز محشر کا

خطائیں جا کی بخشائیں شب معراج خالق سے
تھا کیسا پیار امت پر شفیع روز محشر کا

نہ جاتا کوئی بھی عاصی بروز حشر جنت میں
وسیلہ گر نہیں ہوتا شفیع روز محشر کا

نہ خوف پرسش عصیاں نہ دہشت قبر تیرہ کی
وسیلہ ہے مجھے ثاقب شفیع روز محشر کا

حیدر ۔ جناب منشی شیخ حیدر صاحب برادر خورد جناب

شیخ نبو صاحب متقام ننگوہاں (برار)

کریگا جلوہ کیا گھر دلمیں مرے ماہِ انور کا
تصور ہر گھڑی رہتا ہی حبیبِ پیمبر کا

ہلا ہوں جب سے میں شیدا نبی کے روئے انور کا
سلا سر سے گیا ہی خوف دل سے روز محشر کا

کرونمیں فرش آنکھوں کا نکالوں دل کی حسرت
مجھے دیدار ہو یارب جو تیرے خاص دلبر کا

فلک پر شرم سے بن جائے پانی ابر ہو جائے
اگر کھلکر برسنا دیکھ لے اس دیدۂ تر کا

تری فرقت میں تیرے ہجر میں او زلف عنبر
پریشاں حال رہتا ہی ہمارے قلب مضطر کا

سر بازار دیکھا جب ہمارا یوسف مضمون
ہوا شکل زلیخا شیفتہ دل ہر سخنور کا

عبث نسخہ میں لکھے ہیں گل نرگس طبیبو نے
ہوا بھی ہی کہیں بیمار اچھا چشم سرور کا

نہ لائے تاب کچھ نظارۂ روئے محمد کی
ادہر سے اسطرف منہ پھر گیا خورشید خاور کا

وصال شاہ ہو یا موت ہی سے وصل ہو جائے
علاج اس سے نہیں بہتر مرض ہجر سرور کا

تری سب مشکلیں آسان ہونگی دور غم ہوگا
ہمیشہ روز و شب حمید لیا کر نام حیدر کا

حمید-جناب ابو المسعود پیرزادہ سید محمود میاں صاحب قادری الچشتی النظامی شاگرد رشید ابو الاحسان حضرت اعجاز بھڑوچی مدظلہ العالی

مہ کامل ہی یا نقشہ ہی روئے شاہ اکبر کا
مہ نو ہے کہ حلقہ ہے شہ بغداد کے در کا

شمیم کاکل مشکیں جو سونگھی ہوش میں آیا
ترے بیہوش پر ہو کیوں نہ غل اللہ اکبر کا

سگ دربار حضرت نے ہی پیارا شیر غرا کو
غلام شاہ جیلاں ہوں مجھے کیا خوف محشر کا

مجھے کبتک رکھوگے حسرت دیدار میں مضطر
نقاب اٹھے رخ انور کو دکھایا شاہ دوسر کا

ترا رتبہ کوئی پا سکے ترے عشاق سے پوچھے
نواسا تو پیمبر کا ہی پوتا ابن حیدر کا

ترے در سے ملی ہی نعمت عظمی ملائک کو
خدا ہی جانتا ہے مرتبہ تیرے مجاور کا

مریدونکو بچا لینا کہ تیرے زیر سایہ ہیں
خدا کے روبرو ہی آج قائم روز محشر کا

جلا سینکڑوں مردے-دیا کاندھا محمد کو
نہیں کوئی نبی ولی یا غوث ہی تیرے برابر کا

ہے گلزار جناں صدقے ترے روضہ پہ مولے
غلام کمترین رضوان جنت ہے ترے در کا

عدوئے شاہ جیلاں پر گرے بجلی خداوندا
نہوئے بارور نخل تمنا ایسے بدتر کا

حمید اب کیوں ہی لرزاں گرمی خورشید محشر سے
کہ ظل رحمت شہ چتر ہی جب آپکے سر کا

غزل دیگر

میں کشتہ ہوں تو کشتہ ہوں ابروئے خنجر کا
میں زخمی ہوں تو زخمی ہوں تری تیغ دو پیکر کا

میسر ہو تو ہو تحریر صفات پیمبر کا
سیاہی ابر رحمت کی قلم جبریل کے پر کا

نہیں ہے دل مرا یا نقشہ ہے یہ تیرے گھر کا
نہیں عرش و کرسی ہی نمونہ تیرے ممبر کا

کہونگا حشر میں دامن پکڑ کر ہاں بچا لینا
غلام کمترین ہوں احمد مرسل ترے در کا

تجلی خدائے لم یزل آتے نظر مجھ کو
ذرا اپنی نقاب اپنے رخ پر نور سے سرکا

کبھی موتی نچھاور تھی کبھی گوہر عقیق ہی
عجب عالم رہا فرقت میں تیرے دیدۂ تر کا

دوبارہ عشق پیدا ہی مدینہ یاد آتا ہی
لگا پھرنے مری آنکھوں میں نقشہ تیرے در کا

مقابل ہو نہیں سکتے کبھی دندان سرور سے
کہاں ہے آب موتی میں کہاں ہے یہ گوہر کا

چراغ دین احمد ہیں ابابکر و عمر عثمان
وسیلہ حشر میں ہوگا علم بردار حیدر کا

یہاں جلنا وہاں جلنا ہی اسکو ہر جگہ جلنا
ثنائے احمد مرسل سے دل جلتا ہی منکر کا [۱]

تمامی بادشاہان جہاں حیران ہیں شوکت پر
نصیبا تیرے بردوں کا نصیبا ہی سکندر کا

لکھے گر شاعران حال و سابق یکقلم ہو کر
نہیں ممکن کہ پورا وصف ہو تیرے پیمبر کا

تمنا ہی مرے دلکی کہ پہنچوں روضہ تک
خداوندا وہ دن آئے کہ ہو دیدار منبر کا

حمید اب غم نہیں اعمال کی پرسش سے گرمی سے
نبی مالک ہی جنت کا علی قاسم ہی کوثر کا

حاذق-جناب شیخ کمال محمد صاحب ہیڈ کورٹ انسپکٹر باسم پور روڈ خلف اکبر جناب شیخ گل محمد صاحب مرحوم مقیم باسم از یوپ

لکھا ہی وصف اسمیں چہرۂ پر نور سرور کا
مرے دیوان کا مطلع ہی مطلع مہر انور کا

ہی سایہ سر پہ دامان حبیب رب اکبر کا
نہیں ہے خوف مجھکو آفتاب روز محشر کا

میں نبی نہیں نہیں ہوں آج کم شاہان عالم سے
گدا ہی ہوں تو ہوں کسکا شفیع روز محشر کا

فرشتے مجھ سے پوچھینگے جو مرقد میں تو کہدونگا
ازل سے ہوں میں شیدائی نبی کی آل اطہر کا

تمنا ہی کہ لکھوں خوب منقبت سرور عالم
اگر خامہ میسر ہو مجھے جبریل کے پر کا

یہی ہی آرزو میری یہی ہی آرزو میری
دم مردن زباں پر ہو ہمیشہ کلمہ پیمبر کا

لکھا کرتا ہوں صفت زلف مشکین شہ عالم
نہیں خواہاں ہے دل میرا عبیر مشک و عنبر کا

نہیں ہی جام جم کی آرزو اسواسطے مجھکو
لگا ہی جام منہ سے راوتی حب پیمبر کا

بحمد اللہ نظر آیا رخ پر نور رویا میں
ستارہ چرخ پر چمکا ہی اب میرے مقدر کا

خدا کا شکر دل زلف محمد میں پھنسا ہی اب
نہیں کھٹکا رہا بالکل مجھے آفات محشر کا

اگر میدان محشر میں ستائے تشنگی مولا
پلا دینا مجھے بھی ایک ساغر آب کوثر کا

ہلال آسا گھٹا جاتا ہوں فرقت میں تری شاہا
نظارہ ہو مجھے بھی روئے رشک ماہ انور کا

[۱] منکر قافیہ درست نہیں ہی غلطی سے یہ شعر چھپ گیا ہے ۱۲

میں ایک بدبخت ہوں محروم اتنک طیبہ جانیکو
کروں کس کس کا شکوہ آسماں کا یا مقدر کا

بنوں جاروبکش یا رب مجھے جاروبکش یا رب
حبیب پاک کے در کا حبیب پاک کے در کا

رقم جس شعر میں وصف لب و دندان حضرت ہو
کروں سو بار قرباں اس پہ مال لعل و گوہر کا

دعا ہے حاذق مغموم کی تجھ سے یہی ہر دم
بڑھے ہر روز یا رب مشغلہ نعت پیمبر کا

حراق - جناب منشی محمد ابراہیم صاحب شاگرد حضرت برق

یہ ہی ہے مدعا و آرزو احراق مضطر کا
مجھے دیدار ہو یا رب شفیع روز محشر کا

نہیں ہے خوف مطلق اسکے دلکو روز محشر کا
کہ جسکے دل میں پنہاں عشق ہے محبوب داور کا

ملوں باغ جناں کا نام مجھو بیں سنے رضواں
اگر مشتاق نظر ہو روضۂ والا پیمبر کا

بھلا کس طرح ہم جائینگے یا رب دور خم ...
ہمیں جب شوق ہے حد سے سوا نعت پیمبر کا

کہونگا روز محشر جاکے پیش احمد مرسل
پیاسا ہوں عنایت ہو مجھے اک جام کوثر کا

حسن - جناب منشی حسن علی شجاع الدین صاحب ساکنہ بمبئی شاگرد حضرت مفتون لکھنوی مدظلہ العالی

رہیگا قبر میں بھی ساتھ یہ سودا مرے سر کا
میں ہوں شیدائی نبی پاک کی زلف معنبر کا

نہوگا زور بیتابی جہانمیں کسی حیدر کا
کہ جسنے ایک انگلی پر اٹھایا باب خیبر کا

نہیں ہے دلکو کچھ کھٹکا آفتاب روز محشر کا
مجھے کافی ہے سایہ دامن لطف پیمبر کا

نہ طالب ہے نہیں حشمت کا نہ خواہاں دولت کا
مجھے دیدار ہو یا رب شفیع روز محشر کا

الٰہی لے لطف احمد کا طبیبو سر میں سودا ہے
علاج اچھا نہیں کرتے ہو تم بلکر مرے سر کا

نہیں ہے بادۂ دنیا کی مجھکو چاہ یا ساقی
پلائینگے علی بھر کر پیالہ حوض کوثر کا

رخ احمد کے آگے حسن یوسف کی حقیقت کیا
شرف پاتا نہیں ذرہ کبھی مہر منور کا

ثناخوان نبی کہتے ہیں مجھکو لوگ عالم میں
رہے قسمت نہ ہے قسمت کہ رتبہ ہے یہ کشور کا

نبی کے اسم اعظم کی زبانپر جسکے ہے تسبیح
نہیں ہے خوف اسکے دلکو جادو اور منتر کا

پڑھا لیتا ہے کسنے غلط جانکی مجھکو کیا پڑا
ازل کے روز سے شیدائی ہوں تیرے پیمبر کا

در مقصد سے دامن جلد بھر دو یا نبی میرا
ازل سے میں بھی ایک ادنا گدا ہوں آپکے در کا

میسر سیر گلزار جناں ہو جسمیں جی حاصل
مجھے اے بخت دکھلا روضۂ انور پیمبر کا

قطعہ اجرتی

بنے احمد بلا نابود ہو طاعون کی دنیا سے
خدایا واسطہ دیتا ہوں میں زہرا کے شوہر کا

لقب مشکلکشا مشہور ہے جسکا زمانہ میں
کہ جسنے ایک حملہ میں گرایا باب خیبر کا

تصدق سے تو اپنے اس بلا کو دور کر جلدی
خدایا واسطہ دیتا ہوں میں شبیر و شبر کا

جوانی علی اکبر کی ہے یا رب سہا تم تجھ کو
کسی صورت سے تو دنیا سے اب طاعون کو سرکا

ہیے زین العبا اور حضرت عباس علی کے
عطا ہو دلکو راحت واسطہ شش ماہہ اصغر کا

کیا قرباں جسنے سید والا پہ سر اپنا
تجھے دیتا ہوں یا رب واسطہ بس آل اطہر کا

جہاں سے دور کر دے یہ بلا طاعون کی جلدی
خدایا آخری ہے واسطہ بس آل اطہر کا

وہ کسکی آل کہتے ہیں شہید کربلا جسکو
قدم راہ خدا سے مرتے دم جسکا نہیں سرکا

حسن کی یہ تمنا ہے ازل سے اے شہ عالم
نہ دہشت قبر کی کچھ ہو نہ کھٹکا روز محشر کا

حسن آئی ہوئی فوج بلائیں سر سے جائینگی
زباں پر وقت مشکل نام گر آجائے حیدر کا

حسین - جناب خواجہ حسین علی شاہ صاحب چشتی صابری فداشاہی بھروچی مصنف گلزار معظم و نعت محتشم شاگرد حضرت مہجور مغفور بھروچی مدظلہ العالی نور اللہ مرقدہ

جہانمیں جسدم آیا وقت میلاد پیمبر کا
اٹھا کعبہ میں کیا کیا شور غل اللہ اکبر کا

ہوا ہے شوق پیدا دل میں پھر وصف پیمبر کا
ستارہ اوج پر چمکا ہے پھر اپنے مقدر کا

کروں قرباں جان و دل شہ والا کی قدمونپر
نظارا خواب میں گر مجھکو ہو روئے منور کا

کسی پہلو کسی کروٹ نہیں ہے اب چین مجھکو
فراق ہجر شہ میں حال ہے یہ قلب مضطر کا

گدائی ہے میسر جسکو ایوان محمد کی
ہوا ہے پست رتبہ سامنے اسکے سکندر کا

خدا خود آپکا واصف ہے جب قرآن میں حضرت
لکھے کچھ وصف کیا ہو حوصلہ پھر مجھ سے کمتر کا

جھکاتے ہیں سلاطین جہاں سر اپنے قدمونپر
وہ رتبہ رکھتا ہے یا شاہ دین بندہ ترے در کا

چھلکوا دو میں چھلکوں کیا بادۂ تسنیم و کوثر سے
کہ ہوں روز ازل سے تشنہ لب تیرے ساغر کا

شرف رکھتا ہے شاہان جہاں پر فضل خالق سے
گدا ہے جو کہ یا شاہ رسالت آپکے در کا

خدا کا فضل کرتا ہے ہر اک جا سر خرو مجھکو
ہوا ہے عشق پیدا دل میں جب سے نعت سرور کا

غزل لکھی طبیعت آزمانے بعد مدت کے
ہوا ارشاد جب اعجاز صاحب سے سخنور کا

جلائے سینکڑوں مردے شہنشاہ دو عالم نے
یہ ادنی معجزہ ہے دیکھیے میرے پیمبر کا

کیا راز حقیقت سے مجھے ماہر مجھے واقف
کرم ہے پیر صابر کا کرم ہے پیر رہبر کا

دعا ہے اے حسین خستہ کی تجھ سے یہی ہر دم
مجھے دیدار ہو یا رب شفیع روز محشر کا

خلیل - ابو الجلیل جناب منشی حافظ محمد ابراہیم صاحب چشتی النظامی الصابری الفداشاہی بھروچی شاگرد مولانا ...

ہما نمیں شمعِ رخ چمکا ہے جب پیمبر کا
ہوا پیدا ہر اک ذرہ میں جلوہ ماہ انور کا

رقم ہو وصف جب کچھ قدِ بالائے پیمبر کا
میسر ہو مجھے خامہ اگر جبریل کے پر کا

نظر آجاتا ہے جب خواب میں جلوہ پیمبر کا
چمکتا ہے ستارہ عرش پر میرے مقدر کا

شفیع المذنبیں ہے نام اعظم سرور کا
نہ غم ہے مجکو مرقد کا نہ ڈر ہے مجکو محشر کا

در اقدس تک طیبہ میں اگر میری اجل آتی
کسیکو ملتا رتبہ کا ہیکو میرے برابر کا

نظر میں ہی نہیں رکھتا تجمل کو تونگر کو
میں وہ سائل ہوں ہے منعم شہ کونین میرا

تو ہی مختار ہے یا شاہ الاشرہ و عالم میں
فقیر و بیکس و مظلوم و محتاج و تونگر کا

برائے خواجہ صابر کرم حلول ہو پیمبر کے
الہ العالمین ہوں آجکل گھر کا نہ باہر کا

پھر آئے باغ طیبہ میں مجھے وحشت بہت کی
رکھے دشت مدینہ میں مجھے سودا مرے سر کا

یہی ارمان ہے میرا یہی ہے آرزو میری
مجھے دیدار ہو یارب شفیع روز محشر کا

نظارہ روضہ اقدس کا ہو تو ہوں بہر مجکو
ستارہ اوج پر آئے اگر میرے مقدر کا

فروغِ جلوہ معنی وصف روئے انور سے
نہیں حسن عروس نعت شہ محتاج زیور کا

نہیں محبوب ہی ہوتی وہ شیدا حسن یوسف کے
زلیخا کو اگر ہوتا نظارہ روئے سرور کا

بہت گھبرا گیا دل ہجر میں مخدوم صابر کے
ہوا اس ہجرات سے یارب سفر پیران کلیر کا

جلیل اشعار میرے شکے اشعار کہتے ہیں
کہ ہے استاد ہر شاگرد اعجاز سخنور کا

رضوان - حضور حسان الہند محمود اختر نواب حاجی محمد رضوان علیخانصاحب بہادر رئیس اعظم مراد آباد دام اقبالہ

نہیں ہے پاٹ دریا کا ورق ہے حمد داور کا
حباب و موج ہے تشدید و مد اللہ اکبر کا

نہ حافظ اسکا ہو نقطہ اگر اللہ اکبر کا
بگڑ جائے ابھی یہ دائرہ چرخ مدور کا

جب او ادنیٰ تبا خلوتکدہ اپنے پیمبر کا
مچا غل عاملان عرش میں اللہ اکبر کا

جو دیکھا خندہ دنداں نما محبوب داور کا
نمکداں گر پڑا زخم جگر پر شور محشر کا

لکھونگا وصف ہے بلبل لب رنگیں پیمبر کا
اگر ہاتھ آگیا خامہ رگ برگ گل تر کا

وہ کوچہ صاحب معراج کا ہے جسمیں لڑکے تک
اڑاتے ہیں کبوتر حضرت جبریل کے پر کا

یہ آٹھوں جنتیں کیا ہیں یہ ہیں باغ کے تیرے
یہ ساتوں آسماں چھوٹا سا زینہ ہے ترے در کا

رخ و ابروے احمد سے اسے تشبیہ دیتے ہیں
ستارہ برج میزاں میں ہے اوج ماہ انور کا

مجھے ہی ترک ہجر شاہ رحم آتا نہیں مجھپر
لگائے جاتا ہے تیغ جفا کا چرکے پر چرکا

فلک کے چاند تارے ہیں ہی مسند گل بوٹے
ہے ایک چھوٹا سا ٹکڑا کہکشاں جنکی ہی بر کا

ابھی زخم محبت مسکرانے ہی نہ پایا تھا
دیا تیغ فراق تنہا دریں نے اور ایک چرکا

چمک جائیگا ماہ نو آدھر جبینِ عاشقِ شب کا
حد ہر ہوگا اشارہ ابروئے محبوب داور کا

لب رنگین احمد سے جبھی تشبیہ دی ہے نے
گلابی رنگ ہو کر رہ گیا یاقوت احمر کا

ترے کوچہ کے وحشی کا گھڑی بھر ہی نہ دل لگتا
نہ ہوتا قصر جنت میں اگر نقشہ ترے گھر کا

نخی کی ساری قدر و منزلت ہے جھکے رہنے میں
چمن میں مجکو جھکنا یاد ہے شاخ ثمرور کا

ثنائے رنگ سبزہ شہ میں مضمون گر لکھ رہے
کہ جیسے سبز حرفوں میں ہو نقطہ مشک اذفر کا

غزل	ہلاکت کا سبب ہے صحبت ناجنس ای رضوان سمندر کس طرح سے ہو بہلا مسکن سمندر کا	دیگر

فراق شہ میں ہے کچھ اور نقشہ دیدۂ تر کا
ہر اک آنسو میں اپنے جوش پاتا ہوں سمندر کا

نبا سورج بڑا مجب اشک خونیں دیدۂ تر کا
گھٹا تو گرتے گرتے رنگ اڑا یا لعل احمر کا

سر انساں میں گر سودا نہ ہوتا زلف سرور کا
نہ ہوتا مرتبہ علی کبھی جسم سے سر کا

تری تیغ محبت نے دیا دلپر جبھی چرکا
لب زخم نعرہ بھر اٹھا اللہ اکبر کا

لکھا تھا شعر میں مضمون کسکی چشم انور کا
کہ ہر نقطہ ہے تارا دیدۂ ماہ منور کا

ترے ارشاد پر یوں گوش بر آواز غازی ہیں
سپاہی منتظر رہتا ہے جیسے حکم افسر کا

دلائے بھیک خضر نکے در دولت پہ لا لا کر
دلایا ہار گردونکو مہ تابان اختر کا

ترائی تو نے ہی پانی کے اوپر نوح کی کشتی
معاون آگ کے اندر تو ہی تھا ابن آزر کا

ثناخوان لب جاں بخش ہوں جان اسمیں پڑ جاتی
جو لیجاتا مری عرضی کبوتر لعل احمر کا

مری پرکار خامہ کے دوائر دیکھ پانے تیرے
ابھی تک دائرہ گردش میں ہے چرخ مدور کا

کیا احسان اگر تو نے تو نخوت کسلئے منعم
نکلتا رہتا ہے دنیا میں کام اکثر سے اکثر کا

جو نکتہ میم کا احمد میں ہے اللہ ہی جانے
کوئی کب بھید پاتا ہے کسیکے دل کے اندر کا

بڑوں کو چاہیے تحقیر سے دیکھیں نہ چھوٹوں کو
کروڑوں سے بھی نقطہ بڑھ جاتا ہے عدد ہر کا

وہ کشتی مہر کی حضرت نے کھینچی بحر مغرب سے
کہ تھا اقلاب کا نام و نشاں جسمیں نہ لنگر کا

جناب حضرت فاروق کا لخت جگر جو ہو
بس اسپر چل نہیں سکتا کسی شیطان ازور کا

ابھی آزاد کردے مول لیکر حاتم طے کو
اگر دعوے پر آجائے کوئی منگتا ترے در کا

کیا کس کس نے جادوگر کو تو نے پست ای مولا
لیا تو نے عصائے موسوی سے کام اژدر کا

کوئی لکھے تو یوں تازہ زمیں کی غزل رضواں
بھلا دیکھیں تو ہم بھی حوصلہ ہے کس سخنور کا

راغب - جناب منشی محمد عثمان خانصاحب شاگرد رشید

التماس بوجہ کاتب گلدستہ ہذا کے یکایک بیمار ہو جانے گلدستہ آگے نہ لکھا گیا اور احقر کے برادر عزیز کی شادی ۵ ماہ ذیقعدہ
کو قرار پائی ہے اگر گلدستہ پورا لکھا جاتا تو فروری کے آخر تک بھی نہیں ہو سکتا تھا اسلئے عرض ہے کہ جن حضرات کی

بدلے نہ میرے دل کے چمن کی کبھی رنگت
پژمردہ ہوں یارب نہ گل داغ محبت

اِن پھولوں سے آتی ہے مجھے بوئے محمدؐ

دیکھا جو لبِ سرورِ عالم کا ثنا گر
قربان فصاحت ہوئی شیریں سخنی پر
تعظیم کریں کیوں نہ مری سرو صنوبر
وہ بلبل خوش لہجہ ہوں نغمے مرے شکر

جھوما کئے برسوں شجر کوئے محمد

جب لکھتا ہوں صفتِ روندانِ پیمبر
رضواں گہرِ خلد کو کرتا ہے نچھاور
لہراتا ہے دریا مرے اندازِ سخن پر
وہ بلبل خوش لہجہ ہوں نغمے مرے شکر

جھوما کئے برسوں شجر کوئے محمد

کیا جوش پہ ہے حوصلۂ سیرِ مدینہ
رہتا ہے سدا مشغلۂ سیرِ مدینہ
مٹ جائیگا سب ولولۂ سیرِ مدینہ
زورِ کششِ سلسلۂ سیرِ مدینہ

کھینچے لئے جاتا ہے مجھے سوئے محمدؐ

جنگل کی نہ وحشت نہ بیاباں کا کھٹکا
جینے کی نہ اُمید نہ مرنیکا غم اصلا
جب اَوج پہ آیا مری قسمت کا ستارا
زورِ کششِ سلسلۂ سیرِ مدینہ

کھینچے لئے جاتا ہے مجھے سوئے محمدؐ

حاصل جو ہوا آپ کو ہے رتبۂ عالی
آگاہ ہے ہر ایک اہالی و موالی
ذرہ بھی نہیں فیض سے ہے آپکے خالی
ڈوبی ہوئی کیا زورقِ خورشید نکالی

اللہ رے تردستی بازوے محمد

ہو اَوج پہ اختر جو کبھی بخت ہمارا
کوچہ میں ہو سردارِ دو عالم کے گذارا
آفت سے یہ چھٹ جائے دلِ زار ہمارا
رضواں جو دمِ مرگ ذرا بھی ہو اشارہ

اتراتی ہوئی جان چلے سوئے محمد

قلزم - جناب منشی حافظ محمد عبد الشکور صاحب روب مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ رئیس مئو ناتھ بھنجن تزئیل کیا مٹی شاگرد حضرت خلیل سلمہ الجلیل ؁

آنکھوں میں خیالِ رُخِ نیکوے محمد
سر میں ہو ہیں روضہ و بجوئے محمد
پہنچے جو ہم اِس حال سے تا کوئے محمد
اترائیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمدؐ

دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روے محمد

جب شعلۂ رخسار نبی کا نظر آیا
بجلی سا تڑپتا دلِ موسٰے نظر آیا
چشم دلِ عاشق کو اچنبا نظر آیا
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

دیکھا جو کبھی آئینۂ روئے محمدؐ

موسیٰ کو اگر شعلۂ رخسار نظر آئے
بیہوش ہو کچھ ایسا کہ تا حشر نہ ہوش آئے
عالم یہ بھی بیہوشی کی گھنگور گھٹا چھائی
بجلی کی طرح برقِ تجلی بھی تڑپ جائے

بے پردہ اگر ہو رُخِ نیکوئے محمدؐ

دریا میں یہ ہے وصف نہ تاب اتنی گہر کی
ضو ایسی نہیں وادیٔ ایمن کے شجر کی
خود دیکھو یہ کہتی ہے شفق شام و سحر کی
خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی

پھیلی ہوئی ہے روشنی رُوئے محمدؐ

کیا بات ہے کیا مہر ہے اے یار خدا کی
ہر چیز میں رحمت ہے نمودار خدا کی
کیا بڑھ کے سخاوت میں ہے سرکار خدا کی
جاگے تو ملے دولتِ دیدار خدا کی

جو خواب میں دیکھے رُخِ نیکوئے محمدؐ

دیکھے جو نبیؐ کا رُخِ انور مہِ انور
گھٹ کر ہوا بھی صورتِ اختر مہِ انور
رکھتا ہے مگر بختِ سکندر مہِ انور
ہر ماہ میں گھٹ بڑھ کے فلک پر مہِ انور

ابروئے محمدؐ ہے کبھی روئے محمدؐ

اِس بات میں ہے ہوش پرّاں فکر رسا کا
اور عقل کو آئینہ کے مانند ہے سکتا
کیا کہیئے عجب اُسکا ہے بے مثل سراپا
اُستادِ ازل نے غزلِ حُسن میں لکھا

کیا مطلع برجستہ ابروئے محمدؐ

جس دن سے ہوا روئے منور کا نظارہ
جز اُسکے نہیں اور کچھ آنکھوں کو گوارا
پاتا ہوں یہ تشبیہ میں تسکین کا سہارا
کہتا ہوں قرینِ مہِ نو دیکھ کے تارا

یہ چشمِ محمدؐ ہے وہ ابروئے محمدؐ

ناصح سے کہو چُپ ہے تک تک نہ لگائے
یہ اور کسی احمق و ناداں کو سکھائے
پہلے وہ ریاکاری سے اپنے کو بچائے
زاہد ہی سر اپنا طرفِ قبلہ جُھکائے

عاشق ہوں مرا کعبہ ہے ابروئے محمدؐ

دیتی ہے تشفی نہ کبھی بھول کے رونا
افسوس کے دریا میں نہ کشتی کو ڈبونا
العبد ہے تم خوفِ قیامت سے ڈرونا
کہتی ہے گنہگاروں سے مایوس ہونا

صدقے ترے اے چشمِ سخن گوئے محمدؐ

الجھن نہ رہے نام کو نابود ہو بالکل
سلجھی رہے جیسے رُخِ بلقیس کا کاکل
باحال پریشان نہ پھرتی رہے بلبل
مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانیٔ سنبل

پڑ جائے اگر سایۂ گیسوئے محمد

ہوجائے اگر بال برابر کرم اس کا — خورشید قیامت کی نہ گرمی کا ہو کھٹکا
امت میں نہ پھر پیش خدا ہو کوئی رسوا — رہ جائے قیامت میں سیہ کار کا پردا

کھلجائے اگر دامن گیسوئے محمد

ہوجائے شہ دیں کا جو نظارۂ گیسو — آشفتہ نہ سنبل ہو کبھی باغ میں ہر سو
بلبل کو بھی ہو گل کی محبت نہ سر مو — قمری نہ پھرے باغ میں کرتی ہوئی کو کو

اگر دیکھ لے سرو قد دلجوئے محمد

پاتا کوئی شخص ایسی مسرت نہ چمن سے — ہوتی دل مغموم کو راحت نہ چمن سے
رکھتا کوئی اس طرح کی الفت نہ چمن سے — بلبل کو کبھی ہوتی محبت نہ چمن سے

پھولوں میں نہ بس جاتی اگر بوئے محمد

گو جان پہ آئے میرے ہر طرح کی آفت — کم ہو نہ مگر سید کونین کی الفت
یہ کشت تمنا رہے تا حشر سلامت — پژمردہ ہوں یارب نہ گل داغ محبت

ان پھولوں سے آتی ہے مجھے بوئے محمد

لکھتا ہوں ثنائے در دندان پیمبر — منہ سے دم تحریر مرے جھڑتے ہیں گوہر
یہ بات کہاں حاسد بدبیں کو میسر — وہ بلبل خوش لہجہ ہوں نغمے میرے شکر

جھوما کیئے برسوں شجر کوئے محمد

ہوجائے ذرا بھی کرم شاہ مدینہ — ہو پار ابھی بحر معاصی سے سفینہ
آیا یہ تہی دست کے ہاتھ آج خزینہ — زور کشش سلسلۂ سیر مدینہ

کھینچے لیئے جاتا ہے مجھے سوئے محمد

قلزم کو نہیں ہند میں رہنا ہے گوارا — ارمان ہے کہ ہو روضۂ اطہر کا نظارا
بیچارہ ہے کچھ اب نہیں بن آتا ہے چارا — رضواں جو دم مرگ ذرا بھی ہوا اشارا

اتراتی ہوئی جان چلے سوئے محمد

تمکین ۔ عالیجناب نواب محمد علی اکبر خاں صاحب بہادر رئیس اعظم مراد آباد ؎

دل بستۂ شب قدر بہ گیسوئے محمد — موسیٰ لقب ثنا نہ کشش سوئے محمد
طوبائے تجلی قد دلجوئے محمد — اترائیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمد

دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمد

شد شمس نہ بخلق و نہ نظیرش بہ بر آیا — سلطان بود آں خیل رسل ہمچو رعایا

احسن بہ شمائل بخصائل بسجایا + اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

دیکھا جو کبھی آئینہ روئے محمدؐ

بیخود شدہ گیتی بشود بے خرد و رائے — بیہوش شود زمرۂ خوبانِ دل آرائے

برطور بہ غش آمدہ موسٰے قد از پائے — بجلی کی طرح برقِ تجلی بھی تڑپ جائے

بے پردہ اگر ہو رُخِ نیکوئے محمد

بے شعلۂ قندیل درِ کعبہ خوب بے — سئے جلوۂ برق آں سرمایہ شوے

از انجم تاباں نہ فروغ و نہ تجلی — خورشید کا جلوا نہ تجلی ہے قمر کی

پھیلی ہوئی ہے روشنی روئے محمدؐ

دیگر ز حوادث نہ شود ناقل وحاکی — گردد نہ آزار فلک حاکی و شاکی

یابد نہ ز دستِ بدِ افلاس بلاکی — جاگے تو ملے دولتِ دیدار خدا کی

جو خواب میں دیکھے رُخِ نیکوئے محمدؐ

پیداست کہ از نور بود تابش اختر — خورشید ز اختر بفروغست فزوں تر

اما بود از نورِ قمر جلوۂ دیگر — ہر ماہ میں گھٹ بڑھ سے فلک پر مہ انور

ابروئے محمد ہے کبھی روئے محمدؐ

این خم کماں راست نہ محرابِ دعا را — شمشیر بدین شکل نہ گردید خم آرا

بینی نہ بسیمائے ہلال آن خمِ زیبا — اُستادِ ازل نے غزلِ حسن میں لکھا

کیا مطلع برجستہ اَبروئے محمد

از یاد وہم قوسِ قزح را و سہارا — آئینہ و محراب مزار شہدا را

ہم بدر و ہلال کلہ آرائے سمارا — کہتا ہوں قرین مہِ نو دیکھکے تارا

یہ چشم محمدؐ ہے وہ ابروئے محمدؐ

در دل ہمہ دارندہ جدا گانہ ہوائے — ترسا بکلیسا بشود نغمہ سرائے

ہندو بشود پیش بتان ناصیہ سائے — زاہد ہی سر اپنا طرف قبلہ جھکائے

عاشق ہوں مرا کعبہ ہے ابروئے محمدؐ

اکنوں ز گناہاں بشوم دغدغہ جونا — از یاس دگر بار بگردم گلہ گونا +

چوں از گل اُمید شوم رائحہ بُونا — کہتی ہے گنہگاروں سے مایوس نہ ہونا

صدقے ترے اے چشم سخن گوئے محمدؐ

زائل شود از نقص پشیمانے سنبل — سرمایہ بود باعث حیرانئے سنبل

پیوستہ شود مشک برافشانیٔ سنبل
مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانیٔ سنبل
پڑ جائے اگر سایۂ گیسوئے محمدؐ

باواکہ نہ خجلت دہد اظہارِ عملہا
نابید بدر از پردہ خطایائے برایا
گردو زبدِ بہائے بدان راز نہ افشا
رہ جائے قیامت میں سیہ کاروں کا پردہ
کھل جائے اگر دامنِ گیسوئے محمدؐ

از کبک نہ گردد بسوئے ماہ تگاپو
طوطی نکند رخ بسوئے آئینہ ہر سو
بلبل نکند نالہ بگل رنگ و بہ گل بو
قمری نہ پھرے باغ میں کرتی ہوئی کوکو
گر دیکھلے سروِ قدِ دلجوئے محمدؐ

خوش رنگ و بوئے گل دل ورانہ کشیدے
او چہرۂ گل را بہ چنیں شوق نہ دیدے
با نالہ و با آہ بہ گلشن نہ رسیدے
بلبل کو کبھی ہوتی محبت نہ چمن سے
پھولوں میں نہ بس جاتی اگر بوئے محمدؐ

از دستِ خزان دور بکو باغِ محبت
خرم بہ تر و تازگی بہ راغِ محبت
شاداب خوشا گلشنِ صباغ محبت
پژمردہ ہوں یارب نہ گل داغِ محبت
ان پھولوں سے آتی ہے مجھے بوئے محمدؐ

آن طوطیٔ شیریں سخنم کز ہمہ اکثر
ریزد گہے شہد و گہے قند و گہے شکر
رقصاں بسماعِ غزلم بزمِ سخن ور
وہ بلبلِ خوش لہجہ ہوں نغمے میرے سنکر
جھوم گئے برسوں شجر کوئے محمدؐ

مقصودِ دلِ من نہ بود غیر مدینہ
خوشدل کندم خوبئے و ہم خیر مدینہ
گوشم شنود بانگِ خوش طیرِ مدینہ
زورِ کشش سلسلۂ سیرِ مدینہ
کھینچے لئے جاتا ہے مجھے سوئے محمدؐ

آمد چو پئے شقِ قمر خواہشِ عالی
دو پارہ بشد بدر و پذیرفت ہلالی
کردہ دلِ کفار ز ہر واہمہ خالی
ڈوبی ہوئی کیا زورقِ خورشید نکالی
اللہ رے تر دستیٔ بازوئے محمدؐ

مانع نہ شود خار و خسِ مرحلہ ما را
از آبلہ پا را نہ بود عذر گوارا
تمکین بہ پذیرد بسفر رنج و بلا را
رضواں جو دمِ مرگ ذرا بھی ہو اشارا
اتراتی ہوئی جان چلے سوئے محمدؐ

خمسہ دیگر

اچھی ہوئیں چاہیں جو بڑھیں سوئے محمدؐ
رقصاں ہوئیں آہیں جو بڑھیں سوئے محمدؐ
روشن ہوئیں راہیں جو بڑھیں سوئے محمدؐ
اترائیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمدؐ
دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمدؐ

فردوس کے گلزار کا نقشا نظر آیا
حیرت کدۂ عالم بالا نظر آیا
او ربارقۂ طور کا جلوا نظر آیا
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا
دیکھا جو کبھی آئینہ روئے محمدؐ

تنہا نہیں آنکھ سے پتلی بھی تڑپ جائے
یا دل بھی پُر آشوب ہو بجلی بھی تڑپ جائے
مہر و مہ مغرور تجلی بھی تڑپ جائے
بجلی کی طرح برقِ تجلی بھی تڑپ جائے
بے پردہ اگر ہو رُخ نیکوئے محمد

ہوتی نہیں ایسی چمک اخگر کے شرر کی
تاروں کی ضیا ہے نہ سپیدی ہے سحر کی
یا تابِ رُخ حور و پری زاد و بشر کی
خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی
پھیلی ہوئی ہے روشنی روئے محمدؐ

تعبیر نہ ہو دید کسی حور لقا کی
یا فال خوش عقدہ کشا ظلِ ہما کی
یا جلوہ گری مہر و مہ صبح و مسا کی
جاگے تو ملے دولتِ دیدار خدا کی
جو خواب میں دیکھے رُخ نیکوئے محمدؐ

انساں نے نہ کانوں سے سنا آنکھ سے دیکھا
اس عالم ایجاد میں ثانی کوئی اُسکا
اندیشے نے دنیا میں بہت ڈھونڈا نہ پایا
اُستادِ ازل نے غزلِ حُسن میں لکھا
کیا مطلع برجستہ ابروئے محمدؐ

دانائی کی امداد سے پا کر نہ سہارا
نادانی و بیہوشی سے ہوں میں سخن آرا
کر کے خرد و ہوش کی راہوں سے کنارا
کہتا ہوں قرین مہ نو دیکھئے تارا
یہ چشم محمدؐ ہے وہ ابروئے محمدؐ

دل مصلحتاً کوئی کسی شئے سے لگائے
کوئی سوئے دیر اور حرم کو کوئی جائے
دنیا سے کوئی دیں سے کوئی لطف اٹھائے
زاہد ہی سر اپنا طرفِ قبلہ جھکائے
عاشق ہوں مرا کعبہ ہے ابروئے محمدؐ

ہوتا ہے کسی وصف میں ایک ایک سے بڑھکر
پر چاند میں جو ہے نہ وہ سورج میں ہے جوہر
خورشید ضیا میں ہی کہیں سے فزوں تر
ہر ماہ میں گھٹ بڑھ سے فلک پہ مہ انور
ابروئے محمدؐ ہے کبھی روئے محمدؐ

کہنا تو تھا دیں داروں سے مایوس ہونا
یا کہنا تھا ابراروں سے مایوس نہ ہونا
کہنا تھا انکو کاروں سے مایوس ہونا
کہتی ہے گنہگاروں سے مایوس نہ ہونا

صدقے ترے اے چشم سخن گوئے محمدؐ

ہو اور ہی کچھ حسن گل افشانی سنبل
پھر سنبل جنت بھی نہ ہو ثانی سنبل
محبوبیٔ عالم سے ہو حیرانی سنبل
مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانی سنبل

پڑ جائے اگر سایۂ گیسوئے محمدؐ

قائم رہے محشر میں گنہگاروں کا پردا
ہو فاش نہ دوزخ کے گنہگاروں کا پردا
ہو پاک نہ محجوب خطا واروں کا پردا
رہجائے قیامت میں سیہ کاروں کا پردا

کھلجائے اگر دامن گیسوئے محمدؐ

طائر ہوں سر خوبی اشجار سے یکسو
سبزہ پہ لب جو کی نہ تیہو کی ہو یا ہو
بلبل گل و گلبن سے لگائے نہیں دلکو
قمری نہ پھرے باغمیں کرتی ہوئی کوکو

جو دیکھ لے سرو قد دلجوئے محمدؐ

مہکاتی ہوا کو کبھی نگہت نہ چمن سے
آزادونکو ہوتی کبھی رغبت نہ چمن سے
آنکھوں میں بھی آتی یہ تراوت نہ چمن سے
بلبل کو کبھی ہوتی محبت نہ چمن سے

پھولوں میں نہ بس جاتی اگر بوئے محمدؐ

اللہ خزاں پائے کبھی اُنپہ نہ قدرت
پیوستہ دل و جانکو ملے اُنسے تراوت
روزانہ ترقی پہ رہے انکی نضارت
پژمردہ ہوں یارب نہ گل داغ محبت

ان پھولوں سے آتی ہے مجھے بوئے محمدؐ

میں ہوں وہ سخن ور مرے ہر ایک سخن پر
واقف ہے ہر ایک نام بر آوردہ سخن ور
وجد آیا مو الید ثلاثہ کو برابر
وہ بلبل خوش لہجہ ہوں نغمہ میرے سنکر

جھوما کیئے برسوں شجر کوئے محمدؐ

خوش ہوں نہیں پروائے زر و گنج و خزینہ
اور دلکی انگوٹھی پہ ہے حسرت کا نگینہ
داغ غم دنیا سے ہے خالی مرا سینہ
زور کشش سلسلہ سیر مدینہ

کھینچے لئے جاتا ہے مجھے سوئے محمدؐ

انگشت شہادت کا گیا وار نہ خالی
ہے آپ کی اعجاز نما شان نرالی
شق کرکے کیئے چاند کے دو ٹکڑے ہلالی
ڈوبی ہوئی کیا زور تق خورشید نکالی

اللہ رے تردستی بازوئے محمدؐ

خوبی میں ہو آغاز سا انجام بشر کا — الفت میں جو جینا ہو تو الفت میں ہی مرنا
برسوں سے یہی ہے دلِ تمکیں کی تمنا — رضواں جو دمِ مرگ ذرا بھی ہو اشارا
اتراتی ہوئی جان چلے سوئے محمدؐ

طاہر جناب مولوی سید محمد طاہر علیصاحب ساکن فرخ آباد

بیخود ہوئیں کیا دیکھ کے مشکوئے محمدؐ — موسےٰ بھی ہیں محو رخِ نیکوئے محمدؐ
اب کس سے کہوں واقعہ کوئے محمدؐ — اترائیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمدؐ
دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمدؐ

خورشید کی ضو طور کا جلوہ نظر آیا — اللہ غنی آنکھوں کو کیا کیا نظر آیا
تقدیر تھی اچھی بہت اچھا نظر آیا — اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا
دیکھا جو کبھی آئینہ روئے محمدؐ

میری نگہِ شوق حرارہ نہ کہیں لائے — مچھپر ارنی کہہ کے نہ آفت نہ غضب ڈھائے
ہشیار رہو ہشیار نہ اترائے نہ اترائے — موسیٰ کی طرح برقِ تجلی بھی تڑپ جائے
بے پردہ اگر ہو رخِ نیکوئے محمدؐ

تھی دھوم زمانہ میں بہت شام و سحر کی — اب ہم نہیں سنتے ہیں ادھر اور ادھر کی
معلوم ہوا دیکھ کے جلوے خوب نظر کی — خورشید کا جلوا نہ تجلی ہے قمر کی
پھیلی ہوئی ہے روشنی روئے محمدؐ

کہدونگا قسم کھا کے میں سو بار خدا کی — ہے فیض رساں خلق میں سرکار خدا کی
کیا شان ہے اے طالعِ بیدار خدا کی — جاگے تو ملے دولتِ دیدار خدا کی
گر خواب میں دیکھے رخِ نیکوئے محمدؐ

ہر حال میں اپنا نہیں رکھتا ہے یہ ہمسر — اعلٰے ہے ترقی میں تنزل میں ہی برتر
پھر کیا ہے جو شیدا نہ ہو کبکِ دری اسیر — ہر ماہ میں گھٹ بڑھ سے فلک پر مہِ انور
ابروئے محمدؐ ہے کبھی روئے محمدؐ

نظروں میں سمایا ہے وہ اللہ کا پیارا — تسکینِ دلِ بیتاب کو دے جبکہ نظارا
گردوں کیطرف کرکے سرِ شام اشارا — کہتا ہوں قرینِ مہِ نو دیکھئے تارا
یہ چشم محمدؐ ہے وہ ابروئے محمدؐ

سجدے کرے تسبیح پڑھے وجد میں آئے — کچھ غم نہیں بندے کو خطاوار بتائے
میرا بھی خدا ہے مجھے آنکھیں تو دکھائے — زاہد ہی سر اپنا طرفِ قبلہ جھکائے